تذکرہ

غوث الزمان

جناب السید عبدالوہاب صاحبؒ
المعروف
اخوند پنجو صاحب

اکبرپورہ۔ پشاور

از

صاحبزادہ حبیب الرحمٰن (گڑیالہ۔ مردان)

اپریل 1987

نظر ثانی

سید عطاء الرحمٰن باچہ اخون خیل دوبیان (مردان)

فہرست

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
1-	تشکر	6
2-	پیش لفظ	7
	باب اول	
3-	سید عبدالوہاب اخوند پنجو صاحبؒ کے ابتدائی حالات	8
4-	گجو خان اتر کیئے سے ہجرت	9
5-	مصری پورہ (اکبرپورہ) - چوبا گجر روانگی	9
6-	چوبا گجر میں انوکھا واقعہ	9
7-	اخوند پنجو صاحبؒ کا حصول علم و ریاضت	10
8-	اخوند پنجو صاحبؒ کی بیعت و مراتب	10
9-	اکبرپورہ کی ابتدائی تعمیر	10
10-	جلال الدین اکبر بادشاہ کی حاضری	11
11-	اخوند پنجو صاحبؒ کے خاص، خاص مریدوں کا مختصر حال	11
12-	اخوند پنجو صاحبؒ کا طریقہ عبادت و ریاضت	12
13-	تاریکی فرقہ اور فسادات	13
14-	اخوند پنجو کے لقب کی وجہ تسمیہ	13
	باب دوم	
1-	اخوند پنجو صاحبؒ کی چیدہ چیدہ کرامات (واقعہ پیر تاریکی سرمست)	15
2-	ہندو براتیوں کا قبول اسلام	15
3-	اخوند پنجو صاحبؒ کی حالت استغراق	15
4-	علاقے کے علماء کی باباجی کے خلاف سازش	16
5-	بحری جہاز کو غرقابی سے بچانا	16
6-	میر احمد شاہ صاحب کے بھانجے کی کہانی	17
7-	میر احمد شاہ صاحب کے بیٹے کی کہانی	17
8-	سردار دریا خان کا واقعہ	17
9-	ہندوستانی شہزادے کا واقعہ	18
10-	اخوند پنجو صاحبؒ کی وفات حسرت آیات	18
11-	برصغیر کے چیدہ چیدہ حسینی سادات کے اولیائے کرامؒ	19

باب سوم

1- اخوند پنجو صاحبؒ کے پیران طریقت کا شجرہ مبارکہ — 21

باب چہارم

1- اخوند پنجو صاحبؒ کا شجرہ نسب — 22

2- اخوند پنجو صاحبؒ کے بڑے فرزند میاں عثمان صاحب کی اولاد۔ — 23

(الف) سید نصر الدین بن حافظ شمس الدین بن سید عبدالرحمن بن سید یوسف بن میاں عثمان صاحب کی اولاد
رستم، گریالہ، گجرات، ادینہ اور ترنگزئی — 23

(ب) شجرہ سید صلاح الدین صاحب (حمزہ کوٹ باباجی) — 28

سید محمد دین صاحب۔ طورو۔ مردان — 28

سید محمد حسن صاحب (میاں صاحب) طورو۔ کٹی گڑھی۔ — 28

سید معین الدین صاحب (ذکری میاں صاحب) طورو۔ — 30

سید نظام الدین صاحب (جی صاحب) طورو۔ — 30

1- نور کمال صاحب، حمزہ کوٹ، عربی بانڈہ، کس کورونہ۔ — 31

2- قطب عالم صاحب، نور عالم صاحب، گجرات۔ — 33

3- محمد یونس صاحب۔ طورو۔ عربی بانڈہ۔ — 34

4- محمد یوسف صاحب۔ طورو — 34

(ج) شجرہ سید معظم الدین صاحب۔ طورو — 35

(د) شجرہ سید سعد الدین صاحب (نامعلوم) — 35

3- شجرہ حافظ رحم الدین صاحب بن سید یوسف بن میاں عثمان صاحب۔ — 36

4- شجرہ علی میاں صاحب بن میاں عثمان صاحب وابوبکر میاں صاحب بن میاں عثمان صاحب — 37

5- سید لقمان صاحب بن اخوند پنجو صاحبؒ — 37

6- میاں بہاؤالدین صاحب بن اخوند پنجو صاحبؒ۔ اکبرپورہ — 38

7- شجرہ میاں سید سلیمان صاحب بن اخوند پنجو صاحبؒ اکبرپورہ — 39

8- سید کرم الدین ولد سید بہاؤالدین دوبیان (مردان) — 43

دعا

ے نام سے ابتدا کر رہا ہوں
ی ذات ارفع تیری شان بالا
. ہے یہ عقدہ محمدؐ سے . سارا

ثنا خواں ہوں تیرا، ثنا پڑھ رہا ہوں
تیرے نور سے ہے یہ دنیا اجالا
صفت اس نبیؐ کی سدا کر رہا ہوں

تیرے نام سے ابتدا کر رہا ہوں

سولؐ خدا نے جو تعلیم دی تھی
ہے زندہ ابھی تک سبب اس کی یہ تھی

عمل اس پر پنجوؒ نے سختی سے کی تھی
حقیقت اسی کی بیاں کر رہا ہوں

تیرے نام سے ابتدا کر رہا ہوں

حرص سیم وزر میں ہم پھنس گئے ہیں
صحیح راہ پہ شمشادؔ علی چل گئے ہیں

جو راہ نجات تھی وہ ہم کھو گئے ہیں
طریقے اسی کی دعا کر رہا ہوں

تیرے نام سے ابتدا کر رہا ہوں

نمود و نمائش سے ہو ہم کو نفرت
ایمان ہو سلامت اور رسولؐ کی ہو قربت

جو راہ خدا ہو اسی میں ہے عظمت
پڑھا ہے جو میں نے وہی لکھ رہا ہوں

تیرے نام سے ابتدا کر رہا ہوں

یا الٰہی صدقہ تیرے عزت وجلال کا
ہے التجائے مغفرت پنجوؒ کی سب اولاد کا

صدقہ پیغمبر اور اس کے آل کا
ملی عظمتوں کی بکاہ کر رہا ہوں

تیرے نام سے ابتدا کر رہا ہوں

ـہ پیر طریقت شمشاد علی صاحب نے موجودہ مادی دور میں سرکاری نوکری چھوڑ کر درویشانہ زندگی اختیار کی اور اخوند پنجو صاحبؒ کی اولاد کی ناک رکھ لی۔

4

٦

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔

تشکر

جناب غوث زمان سید عبدالوہاب اخون پنجو صاحبؒ اور ان کی اولاد کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے میں نے مختلف کتابوں کا مطالعہ کیا جو ہمارے بزرگوں اور عقیدت مندوں نے پشتو اور فارسی زبانوں میں آج سے تین چار صد برس پہلے لکھی تھیں مگر ان مناقبوں میں بزرگوں کے اسمائے گرامی کے تلفظ اور تحریر میں فرق تھا۔ لہٰذا مجھے اس کی تصدیق و تصحیح کے لئے گاؤں گاؤں جانا پڑا مگر بڑی دشواری یہ پیش آتی رہی کہ تاریخ رہنمائی گنتی کے چند صاحبان کر سکے۔ جن کا میں بے حد شکر گزار ہوں۔ میں جہاں بھی گیا اور جس سے ملاقات ہوئی۔ ان میں یہی جذبہ پایا کہ اس کتاب کو جلد از جلد شائع کیا جائے مگر دشواری یہ تھی کہ اکثر حضرات کو اپنے آباؤ اجداد کا تاریخ علم نہیں تھا اور اس کے لئے وقت کی ضرورت تھی۔ لہٰذا میں سب سے اس طویل انتظار کے لئے معذرت خواہ ہوں۔ جن بزرگوں، بھائیوں اور برخورداروں نے معاونت کی۔ مجھے صحیح مواد حاصل کرنے کے لئے بے حد کوشش کی میں ان کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ان میں چند کے اسمائے گرامی تحریر کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں اور ان کو اس کامیابی پر مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

1۔ حاجی سید ہدایت الرحمٰن صاحب۔ طورو

2۔ پیر طریقت جناب شمشاد علی صاحب۔ اکبرپورہ

3۔ سید تجمل حسین شاہ صاحب و سید فدا حسین شاہ صاحب۔ اوینہ

4۔ ڈاکٹر سید ظہور احمد صاحب۔ گڑیالہ

سید محمد الرحمٰن شاہ دہ بہان

سپاس گزار:

صاحبزادہ حبیب الرحمٰن

المعروف صوبیدار بابا

گڑیا

اظہار تشکر

وہ قومیں جو اپنے آپ کو زندہ رکھنا چاہتی ہیں ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے آباء واجداد کے نقش قدم پر چلیں۔ اپنے بزرگوں کے افکار، ان کی علمی اور روحانی تگ و دو سے فائدہ اٹھانا ایک نیک قوم کا سرا ہو سکتا ہے۔ اسی نقطہ کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم نے اپنے جدامجد سید عبدالوہاب اخون خیل کے نام پر عیسوی سال 1983ء میں ایک انجمن بنائی۔ جس کا نام انجمن معتقدین اخون پنجو بابا رکھا گیا۔ اس انجمن نے اپنے جدامجد کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کی اور کامیابی سے اس کے قدم چومے۔ فی الحال یہ انجمن موضع دوبیان تک محدود ہے لیکن انشاءاللہ بہت جلد اس کا دائرہ کار وسیع ہو جائے گا تاکہ اس میں حضرت کی تمام اولاد کو شامل کیا جاسکے۔

ہمارے ہی خاندان کے ایک معروف فرزند جناب صاحبزادہ سید حبیب الرحمٰن المعروف صوبیدار باچہ (مرحوم) گڑیالہ نے اپنی کاوشوں سے ایک شجرہ مکمل کیا۔ جس کے لئے ہم سب ان کے مشکور ہیں اور ان کی مغفرت کیلئے دعاگو ہیں۔ اس شجرہ میں موضع دوبیان کا ذکر اور تفصیل موجود نہیں ہے۔ اس لئے نظرثانی شدہ شجرہ دوبارہ کتابی شکل میں شائع کرنا بہت ضروری ہے۔ اس کام کو ہمارے ہی ایک بھائی انجینئر سید ابراہیم شاہ صاحب جائنٹ سیکرٹری حکومت پاکستان اسلام آباد نے کرنے کا وعدہ کیا اور ہماری پوری مدد فرمائی جس کے لئے ہم ان کے مشکور ہیں۔ اس کے ساتھ اپنے ایک اور بھائی انجینئر سید محمد فاروق، ڈپٹی ڈائریکٹر پرنٹنگ کارپوریشن آف پاکستان، اسلام آباد (کہ جن کا تعلق اپنی قوم کے رستم (مردان) شاخ سے ہے) کے بھی مشکور ہیں جنہوں نے اس کتاب کو مکمل کرنے اور چھپوانے میں ہماری پوری معاونت کی۔

سید عطاالرحمٰن باچہ،

سرپرست اعلیٰ،

انجمن اخون خیل و معتقدین اخون پنجو بابا،

دوبیان، ضلع صوابی (مردان)۔

شجرہ

اولاد سید بہاء الدین ولد سید عبدالوہاب اخون پنجو بابا

جس طرح اخون پنجو بابا کی اولاد صوبہ سرحد کے مختلف علاقوں میں بسی ہوئی ہے۔ اسی طرح موضع دوبیان جو کہ مردان ڈویژن کی ایک سرسبز و شاداب سرزمین ہے، میں بھی آباد ہے۔ موضع دوبیان میں ان کا تعلق آپ کے بیٹے سید بہاؤ الدین" کی اولاد سے ہے۔ آپ کے بیٹے سید کرم الدین" کا مزار بھی اسی گاؤں میں ہے۔ سید کرم الدین" کے بیٹے سید طلب الدین کہ جن کا مزار بھی یہیں پر ہے کے دو بیٹے تھے۔ جن کے نام نامی سید ظہیر الدین اور سید قمر الدین تھے۔ انہی سے اخون خیل کی دو شاخیں موضع دوبیان میں پھیل گئیں۔

اس خاندان پر اللہ تعالیٰ کا خصوصی کرم و فضل ہے کہ اس میں ایک طرف بڑے جید علماء پیدا ہوئے اور دوسری طرف بڑی سیاسی شخصیات نے جنم لیا۔ ان میں جناب سید عبدالرحمٰن" اپنے وقت کے مشہور عالم شیخ الحدیث اور شیخ القرآن تھے۔ ان ہی کا فرزند جناب سید عبدالودود نہ صرف فاضل دیوبند تھے بلکہ اپنی قابلیت کی بنیاد پر دارالعلوم دیوبند میں مدرس بھی رہے۔ دوسری بڑی بات کہ آپ نہ صرف مولانا اشرف علی تھانوی کی صحبت میں رہے بلکہ حضرت صاحب نے آپ کو اپنا خلیفہ یعنی جانشین بھی مقرر کیا اور بہت عرصہ ان کے ساتھ "تھانہ بون" انڈیا میں رہے۔ 1952ء میں آپ کی رحلت کے بعد سے درس و تدریس کی ذمہ داری آپ کے بیٹے جناب سید مقصود الرحمٰن نے سنبھال لی ہے اور یوں علم کی وجہ سے اپنے پورے خاندان اور علاقے کی لاج رکھی۔

اسی طرح اس خاندان کا ایک اور سپوت سید مفرح شاہ اپنے سیاسی اور سماجی کارناموں کی وجہ سے کافی مشہور رہے ہیں۔ اب بھی اللہ پاک کا احسان ہے کہ پورے علاقے میں آپ کو اسی خاندان کے افراد، تعلیم اور ملازمت میں سب سے آگے نظر آئیں گے۔ ان میں کئی انجینئر، ڈاکٹر، سائنس دان، پروفیسر، بینکر اور دوسرے نہایت اعلیٰ تعلیم یافتہ افراد شامل ہیں۔ حکومت کے اعلیٰ عہدوں پر بھی آپ کو اس خاندان کے زیادہ تر لوگ نظر آئیں گے۔ 1965ء کی جنگ کا پہلا شہید لیفٹننٹ سید حبیب الرحمٰن کا تعلق بھی اسی خاندان سے تھا۔ آج بھی لاہور چھاونی میں ایک سڑک کا نام ان سے منسوب ہے۔ اسی وجہ سے اس خاندان کو پورے علاقہ میں عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

سید عطاء الرحمن شاہ صدر
فقط انجمن اخون خیل و معتقدین اخون پنجو بابا،
دوبیان، ضلع صوابی (مردان)۔
NWF.P

تذکرہ

الحاج سیّد عبدالودود شاہ صاحبؒ اخون خیل

(ایک مردِ مجاہد کا ایمان افروز تذکرہ جو ایک طرف بلند پایہ عالمِ دین ہے دوسری طرف اپنے تقویٰ کی بناء پر علاقے کا قاضی)

یہ دنیا اپنے وجود سے تغیر پذیر ہے۔ یہاں کسی کو بھی ثبات نہیں۔ لوگ آتے اور چلے جاتے ہیں مگر اس دنیا میں کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جن کی رحلت زمانے کو سوگوار کر دیتی ہے لاکھوں آنکھیں ان کیلئے اشکبار ہوتی ہیں۔

آنے مشتاق گئے وعدہ فرما کر

اب انہیں ڈھونڈو چراغِ زیبا لیکر

ایسے ہی شب زندہ داروں میں سے ایک بلند پایہ ہمت صفت شخصیت الحاج سید عبدالودود شاہ صاحب اخون خیل محترم شاہ صاحب صوابی کے ایک مشہور گاؤں دوبیان Dobian پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم اپنے والد مولانا عبدالرحمان صاحب سے حاصل کی۔ اور اس کے بعد حصول تعلیم کیلئے آپکو دیوبند کی طرف ہجرت کرنی پڑی۔

آپنے درس نظام کی تکمیل دارالعلوم دیوبند ہی سے کی اور پھر کچھ عرصہ کیلئے دیوبند میں مدرس رہے شاہ صاحب کا جتنا لگاؤ علوم وفنون کی طرف تھا۔ اس سے بڑھ کر آپکا شوق تصوف کے میدان میں بھی کسی سے کم نہ تھا۔ آپ نے تھانہ بھون میں جناب مولانا اشرف علی تھانویؒ کی خدمت اقدس میں پیش ہوئے۔ اور وہاں سکونت اختیار کی۔

حضرت کا زیادہ شفقت اور محبت الفت کی وجہ سے کم آتے تھے۔ اور زیادہ وقت آپکی خدمت میں گزارتے۔ یہی وجہ ہے کہ خود اشرف علی تھانویؒ نے آپ کو اپنا خلیفہ یعنی جانشین بنایا۔ اور یوں تصوف کے میدان میں آپ خلفاء علم اور تصوف کے میدان مجاز تھانوی میں شامل ہو گئے۔

اللہ تعالیٰ نے آپکو علم اور تصوف کے ساتھ ساتھ اعلیٰ اخلاق حمیدہ گفتار سے نوازا تھا۔ انسانوں میں کہا کہ آپ جنات کے بھی استاذ تھے۔

آپ بچوں پر خصوصی شفقت کیا کرتے۔ کچھ خصوصی نوازش کرتے۔ اور یہی وجہ تھی کہ جب بھی کسی کو پیسے دینے کا ارادہ کرتے۔ تو جیب سے پیسے نکال کر دیتے تھے۔ اگر کوئی حضرت کے جیب سے پیسے خود نکالنے کی کوشش کرتا۔ تو ناکام ہوتا۔ لیکن حضرت جب بھی ہاتھ ڈالتے جیب میں تو بچوں کیلئے دس پیسے نکل آتے۔ چاہے بچے ۱۰۰ کے تعداد میں کیوں نہ ہو۔

اپنی تقویٰ کے بناء پر علاقے کے قاضی تھے۔ اور آپ نے علاقے میں علوم کا رواج عام کر دیا۔

علاقے کے نامور علماء آپکے شاگرد رہے۔ ایک دفعہ گھر میں چور داخل ہونے۔ سب کے سب اندھے ہو گئے تھے۔ لیکن حضرت کی

خصوصی دعاؤں سے اللہ تعالیٰ نے ان چوروں کو دوبارہ آنکھیں دی۔ آپ نے ان سے عہد لیا کہ چوری نہیں کرو گے۔ اور معاف کر دیئے۔ آپ کے پانچ بیٹے حافظ قرآن، قاری قرآن اور عالم باعمل ہیں۔ بڑا بیٹا حافظ سید عبدالقدوس شاہ صاحب بہترین عالم تھے جبکہ دوسرا بیٹا مولانا سید مقصود الرحمان شاہ صاحب جامعہ اشرفیہ اور بنوری ٹاؤن جیسے مدارس میں مدرس رہے۔ تیسرے بیٹے پر اللہ تعالیٰ کا خصوصی کرم ہے جس نے ابو حنیفہ تکیہ لگا کر محراب رحمت خانہ کعبہ میں بیٹھے تھے۔ وہاں ۱۹۷۳ سے الحاج سید عبدالمعبود شاہ صاحب تشریف رکھتے ہیں۔ اور لوگوں کو تصوف کے علوم سے مالا مال کرتے ہیں۔ انہی کے نقش قدم پر چل کر مولانا سید مقصود الرحمان کے چار بیٹے ہیں۔ اور چاروں عالم فاضل اور بہترین قاری ہیں۔ جس میں سے نمایاں بڑا صاحبزادہ سید عطاء الرحمان صاحب پاک آرمی میں خطیب ہیں۔ جنہوں نے بنوری ٹاؤن اور حقانیہ سے فراغت حاصل کی۔ یونیورسٹی آف پشاور سے عربیک اور اسلامیات میں ماسٹر کیا۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ الحاج عبدالودود شاہ صاحب کے درجات بلند فرمائیں۔ اور ان کا سایہ ہمیشہ آپ کے خاندان کے نامور سپوتوں پر رہے۔ آمین۔

امانت خان گڑیالوی

پیش لفظ

میں نہ تو ادیب ہوں اور نہ ہی کبھی تصنیف و تالیف سے تعلق رہا ہے مگر دل میں ہر وقت خواہش رہتی تھی کہ اپنے بزرگوں سے متعلق معلومات حاصل کروں۔ حسن اتفاق سے پشتو ابیات کی شکل میں ایک کتاب نظر سے گزری جو اخوند پنجو صاحبؒ کے حالات سے متعارف تھی۔ جیسے جیسے پڑھتا جاتا تھا شوق اور معلومات میں اضافہ ہوتا رہا۔ مصنف کا نام صاجزادہ محمد حنیف ہے جو چوتھی پشت میں جاکر ہمارے رستم کے باباجی حاجی اکبر صاحب کے علمزاد بھائی ہیں۔ اس نے اصل کتاب تورڈھیر کے صاجزادہ عبدالعزیز صاحب سے حاصل کی تھی جو فارسی زبان میں لاہور کے شمس العلماء نے تحریر کی تھی۔

اکبرپورہ کے ایک فصیح اللسان شاعر ابو سعید عرف خاکی نے صرف سید عبدالوہاب اخوند پنجو صاحبؒ کے حالات فارسی اشعار کے طرز پر لکھ کر علیحدہ کتاب کی شکل میں پیش کی۔ میاں صاحب (صاجزادہ محمد حنیف) نے 1198ھ میں اخوند پنجو صاحبؒ کی وفات کے ایک سو چھپن (156) سال بعد اس کو پشتو ابیات میں ترجمہ کر کے پیش کیا تاکہ باباجی کی اولاد اور معتقدین اس سے استفادہ کر سکیں۔

چونکہ آج کل اکثر لوگ پشتو تحریر اور خصوصاً ابیات کو سمجھنے میں دقت محسوس کرتے ہیں اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ اس کو آسان اردو نثر میں لکھوں تاکہ باباجی کی اولاد اپنے شجرہ نسب اور پیران طریقت کے سلسلے کو سمجھ سکیں اور باباجی کی کرامت اور زندگی کے چیدہ چیدہ حالات سے روشناس ہو سکیں۔ میں بھی اسی گمنام اولاد میں شامل ہوں جن کو باباجی سے اپنے تعلق کا ذرہ بھر شائبہ بھی نہیں تھا۔ ؏

گر قبول افتد زہے عز و شرف:

احقر

صاجزادہ حبیب الرحمن

موضع گڑیالہ۔ تحصیل و ضلع مردان

باب اول

سید عبدالوہاب اخوند پنجو صاحب کے ابتدائی حالات

سلطان شہاب الدین غوری کے زمانے میں باباجی کے آباؤاجداد عرب سے ہندوستان آئے اور مراد آباد کے نزدیک سنبھل گاؤں میں رہائش پذیر ہوئے۔ ان کے دادا صاحب السید کیداد شاہ کو وہاں کے حالات پسند نہ آئے اور اپنے بیٹے السید غازی شاہ کے ساتھ ہندوستان سے ہزارہ کے راستے علاقہ یوسف زئی میں داخل ہوئے۔ شاہ منصور اور ڈاگئی کے درمیان گجوتر کئے گاؤں میں مقیم ہوئے۔ یہاں کا سردار گجوخان تھا جو شاہان وقت سے باغی رہتا تھا اور علاقے میں اپنے رسم ورواج کے مطابق حاکمیت کرتا تھا۔ سید غازی بابا کے حسن واخلاق' عبادت اور ریاضت کی شہرت دور دور تک پہنچی۔ حضرت صالح محمد (دیوانہ بابا) بونیر سے ملاقات کے لئے آئے تھے اور آپ کے اوصاف حمیدہ سے بہت متاثر ہوئے۔ ان کی پھوپھی کا ابھی تک نکاح نہیں ہوا تھا ان سے حالات بیان کئے تو وہ سید غازی بابا کے ساتھ نکاح کرنے پر آمادہ ہوئی۔

ان دنوں علاقے میں سخت قحط سالی تھی۔ لوگ سخت پریشان تھے۔ بارش کا نام ونشان نہ تھا۔ فصلیں تباہ وبرباد ہو رہی تھیں۔ مغل شہنشاہ ہمایوں کا وقت تھا۔ 945 ہجری کا سال تھا کہ رات کو سردار گجوخان نے خواب دیکھا کہ موسلا دھار بارش برس رہی ہے۔ ملک سرسبز وشاداب ہو گیا ہے۔ لوگوں کی مرادیں پوری ہو رہی ہیں اور ایک بابرکت بچہ پیدا ہوا ہے جو صاحب عظمت وکرامت ہے۔ گجوخان کی آنکھ کھلی تو دیکھا کہ واقعی بارش برس رہی ہے اور ملک کا نقشہ بدل گیا ہے۔

چونکہ گجوخان علاقے میں بچے کی پیدائش پر پانچ روپیہ جحرہ ٹیکس وصول کیا کرتا تھا جو لوگوں کی استطاعت سے زیادہ تھا۔ اس لئے اکثر لوگ بچے کی پیدائش کو خفیہ رکھتے تھے۔ گجوخان نے اپنی کنیزوں کو بلا کر ہدایت کی کہ رات کو پیدا ہونے والے بچے کی فوراً نشاندہی کر کے اطلاع دی جائے۔ ایک کنیز نے سید غازی شاہ کے گھر بچے کی ولادت معلوم کر کے گجوخان کو مطلع کیا۔

اسی رات اسی علاقے میں ایک خدارسیدہ فقیر نے بھی خواب دیکھا کہ گجوخان تر کئے گاؤں میں ایک باکمال بچے کی ولادت ہوئی ہے جس سے زمین اور آسمان روشن ہیں اور مادرزاد صاحب کرامت ولی ہیں۔ وہ اس خواب سے سخت پریشان تھا کہ اس کو غیب سے آواز آئی کہ گجوتر کئے میں غوث زماں کی ولادت ہوئی ہے۔ وہ ملاقات کے شوق میں چلتا ہوا سید غازی بابا کے مکان پر پہنچا اور اسی وقت سردار گجوخان حاضر خدمت ہوا۔ چونکہ سید غازی بابا کے پاس پانچ روپے نہیں تھے اس لئے دونوں کے سامنے بچے کی پیدائش سے لاعلمی کا اظہار کیا۔ مگر گجوخان نے پورے حالات بیان کر کے سید غازی بابا کو قائل کیا اور جب یہ معلوم ہوا کہ پانچ روپے نہ ہونے کی وجہ سے بچے کی پیدائش مخفی رکھی گئی تو اسے بہت افسوس ہوا۔ اور اسی وقت یہ رسوائے زمانہ ٹیکس معاف کر دیا جس سے علاقے کے لوگوں کو اطمینان حاصل ہوا۔ ساتھ ہی دوسری بری رسومات ختم کرنے کا بھی اعلان کیا۔

گجو خان ترکئے سے ہجرت

958ھ میں اخوند پنجو بابا کی عمر تقریباً چودہ سال تھی کہ آپ نے گجو خان ترکئی کے ایک مولوی کو بعد از وفات خواب میں دیکھا کہ وہ سخت عذاب میں مبتلا ہے۔ آپ نے اس سے وجہ دریافت فرمائی تو ملا مسک نے عرض کیا کہ میں دنیا میں عشر زکوۃ ادا نہیں کرتا تھا اور بڑی وجہ یہ ہے کہ گجو خان بادشاہ وقت کا باغی ہے اس کے ساتھ زندگی گزارنے کی سزا ملی ہے۔ باباجی خواب سے بیدار ہوئے تو سوچا کہ عشر زکوۃ کی ادائیگی کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ کیونکہ بے مال و اسباب ہوں۔ البتہ گجو خان کے ساتھ رہائش کی سزا مجھ پر بھی لاگو ہوتی ہے۔ لہٰذا اپنے والدین دادا بھائی کے ساتھ وہاں سے کوچ کر گئے اور گدر محمد علی کو مشک کے ذریعہ پار کر کے مصری پورہ پہنچے۔ جہاں آج کل آپ کا مزار شریف ہے یہاں سبزہ زار اور جنگل تھا۔ مویشیوں کے لئے چراگاہ تھی اس لئے یہ جگہ پسند آئی اور مقیم ہو گئے۔ ابھی تک اکبر پورہ کی آبادی کا نام و نشان تک موجود نہ تھا البتہ اس مقام کو چار باغ کہا کرتے تھے اس وقت پشاور کا حاکم ہمایوں بادشاہ کا بھائی مرزا کامران تھا اور رعایا اس کی وفادار تھی۔

مصری پورہ (اکبر پورہ) سے چوہا گجر روانگی

مصری پورہ میں چند ماہ قیام کے بعد آپ کا قافلہ پشاور کے نواحی گاؤں چوہا گجر چلا گیا کیونکہ وہاں کے لوگ مالدار تھے اور دودھ دہی بیچنے کا کاروبار کرتے تھے۔ مویشی بکثرت پالتے تھے اور ان کے لئے وسیع چراگاہ موجود تھی۔ باباجی کے پاس بھی کافی مال مویشی تھے۔ اس لئے یہاں مقیم ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہو گئے۔

چوہا گجر میں انوکھا واقعہ

پشاور کے حاکم کے اہلکار چوہا گجر سے دودھ کے گھڑے بھر کر حاکم کے لئے لے جایا کرتے تھے اور اس کام کے لئے لوگوں سے بیگار کروایا کرتے تھے چنانچہ ایک دفعہ اخون پنجو بابا بھی بیگار میں پکڑے گئے اور دودھ کا بھرا ہوا گھڑا آپ کے سر پر رکھ دیا گیا۔ جب آپ چل پڑے تو گھڑا آپ کے سر سے اوپر اٹھ کر چل پڑا۔ اہلکاروں نے آپ کو چاروں طرف سے گھیر کر گھڑا دوبارہ آپ کے سر پر رکھا مگر چلنے پر وہ پھر اوپر چلا گیا۔ اسی طرح چار مرتبہ کوشش کے باوجود گھڑا آپ کے سر پر قائم نہ رہ سکا۔ اہلکاروں نے آپ کو کریدا کہ ایسا کیوں ہوتا ہے مگر آپ نے لاعلمی کا اظہار کیا۔ اہلکار غمزدہ اور شرمندہ ہوئے اور آپ کے پاؤں پکڑ کر معافی کے خواستگار ہوئے۔ آپ نے بہت اصرار کے بعد ان کو معاف کر دیا اور واپس چوہا گجر پہنچے۔ اس واقعہ نے لوگوں کو بہت متاثر کیا اور اس کے بعد آپ کو نذرانے پیش کرنے کے لئے حاضری دیا کرتے تھے۔ نذرانوں میں اس قدر مال مویشی آنے لگے کہ اکثر ناسمجھ لوگ آپ کو گوجر سمجھنے لگے حالانکہ آپ خاندانی "حسینی سید" ہیں۔ آگے شجرہ نسب دیکھنے پر آپ کو صورت حال خود بخود معلوم ہو جائے گی۔

اخوند پنجو صاحبؒ کا حصول علم اور ریاضت

چوہا گجر گاؤں میں مقیم ایک عالم فاضل مولوی درس دیا کرتے تھے جن سے بہت سے لوگوں نے علوم وفنون حاصل کئے تھے۔ باباجی نے ان سے درس وتدریس کا سلسلہ شروع کیا۔ جب پورے علوم پر دسترس حاصل کیا تو مزید تعلیم کے لئے ہندوستان کا رخ کیا اور حصول علم کی تلاش میں روہیل کنڈ جا پہنچے اور ' نامی گاؤں میں مقیم ہو کر علوم کی تکمیل کی اور پھر واپس چوہا گجر مراجعت فرمائی۔ واپسی پر دادا صاحب کا انتقال ہو گیا تھا۔ آپ نے چوہا گجر میں تیس سال عبادت وریاضت میں گزارے۔

باباجی اپنے والدین اور بھائی کے ہمراہ چوہا گجر سے شاہ ڈھنڈ منتقل ہو گئے جو قلعہ بالاحصار کے شمال میں ہے۔ یہاں وسیع چراگاہ تھی جہاں ان کے مال مویشی چرتے تھے اور آپ عبادت میں مشغول رہا کرتے تھے۔ دو سال کے بعد باباجی صاحب کے والد صاحب وفات پا گئے اور وہیں سپرد خاک کئے گئے۔ آج بھی ان کا مزار عقیدت مندوں کا مرکز ہے۔

والد صاحب سے تین صد روپے نقد اور مال مویشی ورثے میں ملے۔ یک صد روپے اپنے استاد کو اس کی ضرورت کے لئے دئے اور باقی سب خیرات کر گئے۔ اسی اثنا میں والدہ بھی رحلت کر گئی اور آپ اڑتالیس سال کی عمر میں 0990ھ میں اکبرپورہ کے شمال میں ایک کھجور کے درخت کے ساتھ عبادت خانہ بنا کر مقیم ہو گئے۔ بھائی بھی ساتھ تھا۔ ابھی تک آپ نے شادی نہیں کی تھی۔ دس سال تک یہاں عبادت کرتے رہے اور پھر اکبرپورہ گاؤں کے مرکز میں تشریف لائے اور یہاں مسجد تعمیر کر کے درس وتدریس میں مشغول رہنے لگے۔ پچاس سال تک ذکر اذکار اور تعلیم وتدریس کا سلسلہ جاری رہا اور ہزاروں کو علماء وفضلاء کے درجہ تک پہنچا کر دستار بندی فرمائی۔

اخوند پنجو صاحب کی بیعت اور مراتب

0991ھ میں سید علی صاحب المعروف بہ پیربابا' رحلت کر گئے اور یہ علاقہ غوثیت سے محروم ہو گیا۔ اس دوران حضرت جلال الدین تھانیری قطب زمانہ ہندوستان میں وفات پا گئے اور روحانی دنیا میں خلا پیدا ہو گیا۔ جلال الدین صاحب تھانیری کے مرید ابوالفتح کمباچی کو بشارت ہوئی کہ افغانستان کی طرف کوچ کرو چنانچہ وہ اکبرپورہ پہنچے اور بابا اخوند پنجوؒ سے ملاقات ہوئی۔ چشتیہ صابریہ طریقت پر باباجی نے ابوالفتح کمباچی سے 0993ھ میں بیعت کی۔ اور آپ نے باباجی کو دعا دی کہ اللہ تعالیٰ سید عبدالوہاب کو پانچ بادشاہوں کی طاقت سے نوازے چنانچہ پانچ بادشاہوں یعنی ہمایوں، شیر شاہ سوری، جلال الدین اکبر، جہانگیر اور شاہ جہاں کے دبدبے آپ کے اشاروں میں پھلتے پھولتے رہے اور آپ قطب کے درجے سے نوازے گئے۔

اکبرپورہ کی ابتدائی تعمیر

0961ھ میں ہمایون نے ایران سے چل کر ہندوستان پر حملہ کیا۔ راستے میں چارباغ کے پاس جنگل میں قیام کیا۔ یہ جگہ آب وہوا کے لحاظ سے موافق ثابت ہوئی اور ہمایوں کو بہت پسند آئی۔ ساتھ ہی ایک مجذوب نے بتایا کہ یہ مقام غوث زمان کا مسکن ہو گا لہٰذا حد بندی کر کے عمارت کی بنیاد ڈالی اور اپنے لڑکے جلال الدین اکبر کے نام پر اس مقام کا نام اکبرپورہ رکھا۔

منعم خان نے جو خان خانان کے نام سے مشہور تھا اس تمام چراگاہ کو آبادی میں تبدیل کر دیا۔

جلال الدین اکبر کی حاضری

0981ھ میں والئی پشاور شادمان نے بادشاہ کی اطاعت سے انکار کر دیا لہٰذا جلال الدین اکبر اس کی سرکوبی کے لئے آیا اور لڑائی میں قتل کر دیا گیا۔ اس کے بعد بادشاہ نے باباجی کی شہرت سنی تو بالا حصار قلعہ کے نزدیک باباجی کی قیام گاہ پر دعا کے لئے حاضر ہوا۔

0989ھ میں یوسف زئی قبیلے نے بغاوت کی اور تحریک تاریکیان کے لوگوں نے قبائلی علاقوں میں اثر ورسوخ بڑھا کر لوٹ مار کا بازار گرم کر دیا۔ والئی کابل مرزا محمد حکیم کی امداد کے لئے جلال الدین اکبر نے فوج کشی کی۔ اس وقت اخوند پنجو بابا اکبرپورہ کی کھجور مسجد میں قیام پذیر تھے۔ آپ کے دیدار اور دعا کے لئے بادشاہ حاضر ہوئے اور ملاقات کے بعد اپنی مہم کا آغاز کیا۔ اس وقت مرزا محمد حکیم وفات پا گئے اور کابل کے مسند کیلئے عبداللہ خان نے یوسف زئی قوم کی مدد سے فساد برپا کی۔ مگر اکبر بادشاہ نے سب فتنے ختم کر دیئے اور انتظام سلطنت کو مستحکم کرنے کے بعد مظفر و منصور واپس چلا گیا۔*

اخوند پنجو صاحبؒ کے خاص خاص مریدوں کا حال

میاں علی صاحب شیرپاؤ گاؤں کے خوانین میں سے تھے۔ اصل نام علی خان تھا۔ سب کچھ چھوڑ کر باباجی صاحب کے پاس اکبرپورہ تشریف لے آئے اور عبادت و ریاضت میں اس قدر ترقی کی کہ باباجی کے خلیفہ اول بن گئے۔ یہاں نام میاں علی ہوا مگر باباجی آپ کو شیخ جی کہہ کر پکارتے تھے۔ آپ باباجی کے ہمراز تھے۔ بہت بلند مرتبے کے ولی تھے مگر لوگوں سے اپنے آپ کو پوشیدہ رکھتے تھے آپ کے فرزند ارجمند شیخ عبدالرحیم نے بھی اپنے والد سے بلند مرتبہ حاصل کیا اور باباجی کی جملہ کرامات اور اوصاف اپنے والد سے معلوم کئے جو اس کے لڑکے حافظ محمد سعید نے فارسی زبان میں "خاکی" کے لقب سے اشعار کی شکل میں رقم کئے۔ اس کو زمانہ بعد میں صاجزادہ محمد حنیف نے پشتو اشعار میں ترجمہ کیا۔ جس کی بنیاد پر یہ کتاب لکھی گئی۔

2۔ اخون سالاک صاحب کابل گرام کے تھے۔ آپ جنون کی حد تک جہاد کے شوقین تھے باباجی کی خدمت میں دعا اور توشہ جہاد کے حصول کے لئے حاضری دیتے تھے اور آپ کی اجازت سے ہر محاذ پر جہاد کے لئے پہنچ جاتے تھے۔ آپ کابل گرام (ترکستان) میں کافی جائیداد چھوڑ کر باباجی کی خدمت میں حاضر رہنے لگے۔ ساری عمر جہاد تزکیہ نفس اور عبادت میں گزاری۔ آپ نے چار مفید کتابیں لکھ کر چھوڑی ہیں۔ ایک کتاب کا نام "مناقب اخون پنجو" ہے جس میں باباجی کے حالات مفصل بیان کئے ہیں۔

ایک کتاب کا نام "بحر الانساب" ہے جس میں افغانوں، مشائخ اور سادات کے شجرہ نسب اور واقعات ہیں۔ مشہور اور سب سے مفید کتاب "فتاویٰ غریبہ" ہے جس سے علماء نے استفادہ کیا ہے اور دین کے متعلق کیمیاوی نسخے درج ہیں۔ ایک کتاب صرف غزوات پر لکھی ہے جس میں مختلف محاذوں کے قیمتی حالات غزوات محفوظ ہیں۔

اخون سالاک بونیر، ڈیکلئی، الائی، چیلاس اور ترکستان کے کافروں سے جہاد کرتا رہا اور اسلام سے مشرف کروا کر کابل گرام تک پہنچا اور وہیں وفات پا کر مدفون ہوا۔ آپ کی اولاد بونیر اور ترکستان میں پھیلی ہوئی ہے۔

3۔ ایک صاحب کاکا صاحبؒ کے والد تھے۔ باپ کا نام مست صاحب اور دادا کا نام غالب صاحب ہے۔ ترکستان سے آ کر خٹک قبیلے میں آباد ہو گئے اور اخون پنجو کے خاص مریدوں میں شامل ہو گئے۔ ایک رات خواب میں دیکھتا ہے کہ دونوں طرف سے پانی مل رہا ہے اور اس

سے جھاگ اٹھ رہی ہے اور یہ جھاگ اوپر چڑھ رہی ہے۔ باباجی سے خواب کی تعبیر بیان کی تو آپ نے بچے کی پیدائش کی خوشخبری دی اور فرمایا کہ یہ بچہ بہت سعادت منداور بالحال ہو گا۔ اور شہرت میں آپ سے بہت بڑھ جائے گا۔ چنانچہ آپ گھر تشریف لے گئے۔ بچہ پیدا ہو چکا تھا۔ آپ بچے کو اٹھا کر باباجی کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے بچے کو دعائیں دیں اور نام رحمکار رکھا۔ خٹک "کاکا" بزرگ کو کہتے ہیں۔ اس لئے بعد میں آپ کاکا صاحب" کے نام سے مشہور ہو گئے۔ ایک صاحب نے باباجی کو سات گز کھدر اور ایک سفید مرغ نذرانے میں پیش کیا اور یہی نذرانہ کاکا صاحب" کے نواسے باقاعدگی سے ادا کرتے رہے۔

4۔ شیخ **رحمکار** کاکا صاحب" جیسے کہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔ آپ مادر زاد ولی تھے۔ آپ نے اخون پنجو صاحب" کی خدمت میں رہ کر تعلیم و تربیت حاصل کی اور آپ کے خاص مریدوں میں شامل ہو گئے۔ عبادت و ریاضت میں اس قدر مستغرق رہتے تھے کہ آپ کا رنگ پیلا پڑ گیا۔ اس لئے کچھ لوگ آپ کو "پیلابابا" کے نام سے پکارتے تھے۔ خوشحال بیگ خٹک قوم کا سردار تھا جو ادیب شاعر کے علاوہ ایک بہادر اور جنگجو لیڈر تھا۔ مغل سلطنت کا مخالف تھا اس لئے اورنگ زیب بادشاہ سے برسرپیکار رہتا تھا۔ کاکا صاحب" بھی اس کی دل آزاری سے نہ بچ سکا۔ ایک دفعہ مغل شہنشاہ اورنگزیب نے پکڑ کر گوالیار کے قلعہ میں قید کر دیا۔ لمبی قید کے بعد چھٹکارا ملا مگر دن کو سفر کرتے ہوئے شام کو واپس قلعہ گوالیار پہنچ جاتا۔ شیخ **رحمکار** کی کرامت کا قائل ہوا اور یہ شعر زبان پر آیا۔

زۂ په بند د اورنګ نۂ یم چه به خلاص شم
زۂ بند کړے شیخ **رحمکار** زمری کاکا یم

ترجمہ: یعنی میں اورنگزیب کا قیدی نہیں ہوں کہ چھوٹ جاؤں گا۔ مجھے تو شیخ **رحمکار** شیر نے قید کر رکھا ہے" خوشحال خٹک کا بھائی چنبل بیگ جس کا اصل نام جمیل بیگ تھا۔ شیخ بابر بابا اور مرزا گل بابا آپ کے خاص مریدوں میں سے تھے۔

5۔ اخون موسیٰ بٹی کوٹ۔

6۔ عبدالغفور بوڈا بابا علاقہ خلیل۔

7۔ میاں عثمان صاحب اور

8۔ حاجی میاں فریدالدین صاحب دونوں باباجی کے فرزند تھے اور صاحب مراتب مریدوں میں سے تھے۔

اخون پنجو صاحب کا طریقہ عبادت و ریاضت

اخون پنجو باباکی عمر 96 سال تھی۔ 14 سال کی عمر میں **گھوترہ** کئے چھوڑا۔ دو سال مختلف مقامات پر گزارے۔ تیس سال تک چوہا گجر اور شاہ ڈھنڈ میں ریاضت، عبادت اور مشقت میں گزارے اور قطب کے درجے تک پہنچے۔ پچاس سال تک اکبرپورہ میں درس و تدریس، ذکر اذکار، چلہ کشی، ریاضت و عبادت میں گزارے اور غوث زمان کا مرتبہ ملا۔ حال یہاں تک پہنچا کہ اللہ تعالیٰ کی تجلیات میں مستغرق رہتے تھے اور دنیا و مافیا کا کچھ پتہ نہیں ہوتا تھا۔ اذان کی آواز سے بیداری نہیں ہوتی تھی لہٰذا میاں علی صاحب آپ کو کندھے سے ہلا ہلا کر حق حق کے نعرے لگاتے تھے اور جب آپ بیدار ہوتے تھے تو فرماتے شیخ جی اپنی حاجت بیان کرو کیا چاہتے ہو، میاں علی صاحب عرض کرتے کہ باباجی نماز کا وقت ہو

چکا ہے آپ کا انتظار ہے۔ اس کے بعد اٹھ کر جماعت میں شامل ہو جاتے جب ذکر واذکار شروع ہوتی تو سننے والے مدہوش ہو جاتے تھے اور ان پر وجد طاری ہو جاتی تھی۔ بے دین خود بخود حاضر ہو کر اسلام قبول کرتے۔ جب درس و تدریس کا علم ہوتا تو آپ اسلام کے بنیادی پانچ ارکان پر مضبوطی سے قائم رہنے کی تلقین فرمایا کرتے تھے۔ جب راز و نیاز کا وقت ہوتا تو آپ قرب وجوار سے بے نیاز ہو کر استغراق میں چلے جاتے۔ وعظ و نصیحت کے وقت بڑے بڑے علماء و فضلاء آپ سے استفادہ کرتے تھے اور حل طلب مسائل بڑے آسان اور موزوں پیرایہ میں سمجھایا کرتے تھے۔ آپ چشتیہ صابریہ طریقت پر تھے۔

آپ کے اکثر مرید سرود کے رنگ میں اپنے جذبات سے بے قابو ہو کر کمالات کا اظہار کیا کرتے تھے' مثلاً اخون سالاک صاحب جہاد کے لئے سامان جمع کرنے کی غرض سے اپنے پیر بھائیوں سے امداد طلب کر رہے تھے ایک دفعہ چنبل بیگ فقیر (اصل نام جمیل بیگ تھا) کے پاس پہنچ گئے اور ان سے امداد طلب کی۔ اس نے اپنے مریدوں سے سرود بجانے کے لئے حکم دیا۔ اخون سالاک صاحب ناپسندیدگی سے یہ سب کچھ خاموشی سے دیکھ رہے تھے۔ اچانک فقیر پر وجد طاری ہو گیا اور پتھر' کنکر جو وہاں پڑے تھے کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ اٹھاؤ جس قدر تمہیں ضرورت ہے۔ اخون سالاک صاحب نے دیکھا کہ وہ اشرفیوں کا ڈھیر ہے۔ خاموشی سے ایک ہزار اشرفی اٹھا کر چلا گیا۔

تاریکی فرقہ اور فسادات

وزیرستان کے ارمڑ قبیلہ میں عبداللہ نامی عقائد فاسدہ اختیار کر گیا۔ اس کا بیٹا پیر تاریکی بازیر فسق و فجور اور باطل عقائد میں دور دور تک مشہور ہو گیا۔ سادہ لوح قبائلی اور بدنام لوگ اس کے گرد جمع ہونے لگتے یہ چار زبانوں یعنی عربی' فارسی' پشتو اور ہندی کا عالم تھا اور عقائد خبیثہ میں کتابیں لکھ کر لوگوں کو گمراہ کرتا تھا۔ پیر بابا' اور اخون درویزہ بابا' نے علاقہ ہشت نگر کے مقام گلہ ڈھیر پر مل کر بہت سمجھایا مگر بے اثر ثابت ہوا۔ علاقے میں بدامنی پھیل گئی اور ڈاکہ زنی کا بازار گرم ہو گیا کابل کے مغل صوبہ دار محسن خان نے سرکوبی کی۔ لڑائی میں بازیر زخمی ہو گیا مگر جانبر نہ ہو سکا۔ غرضیکہ اس تحریک کو پورے طور پر ختم کرنے کی کوشش کی گئی مگر ان کی اولاد میں ایک جعلی پیر سرمست بن سید احمد اس باطل تحریک کی سرپرستی کرتا رہا اور اخون پنجو" کے خلاف لوگوں کو ورغلاتا رہتا تھا۔

اخوند پنجو کے لقب کی وجہ تسمیہ

راوی اپنی کتاب میں مختلف موقعوں پر تین وجوہات لکھتا ہے جن کو یکجا کر کے قارئین کی آسانی کے لئے درج کرتا ہوں۔

1۔ آپ کے پیر ابوالفتح کیاجی نے آپ کو بشارت دی کہ تم پانچ بادشاہوں کی طاقت کے برابر ہو گے آپ نے 96 سال کی عمر کے دوران ہمایوں' شیر شاہ' جلال الدین اکبر' جہانگیر اور شاہ جہان کے ادوار حکومت میں اپنے روحانی جلال کو قائم رکھا اور سب آپ کی بزرگی اور مرتبے کو بسر و چشم تسلیم کرتے تھے۔

2۔ سرمست پیر تاریکی لوگوں کو ورغلاتا رہتا تھا کہ سید عبدالوہاب کی علمیت نہیں ہے صرف پنج بناء کی تلقین کرتا رہتا ہے اور پنجو کے علاوہ کچھ نہیں جانتا۔ یہ بات باباجی کو پہنچی تو بہت خوش ہوئے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ یہ نام مجھے بے حد پسند ہے مجھے اس نام کی شہرت عطا کر دے اور آپ کی دعا قبول ہوئی۔

3۔ ہندوستان میں ایک پیر صاحب اپنے مرید سے اس قدر بدظن ہوئے کہ اس کے لئے بے ایمان فوت ہونے کی بد دعا کی وہ نہایت پریشان ہوا۔ ہر ممکن کوشش کی کہ معافی مل جائے مگر مایوس ہوئے۔ آخر گھومتے پھرتے باباجی کی شہرت سنی اور آپ کے پاس اکبرپورہ پہنچے اور نہایت عاجزانہ پیرائے میں اپنے حالات سچ سچ بیان کئے۔ باباجی کو اس پر رحم آیا اور اس کے لئے ایمان کی سلامتی کی دعا کی۔ اس کا کشف اس پیر کو ہو گیا اور ہندوستان سے چل کر اکبرپورہ آئے اور باباجی سے بحث شروع کر دی مگر مطمئن نہ ہوا لہٰذا مسئلہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں پیش ہوا باباجی نے دلائل پیش کئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ صلعم ہم لوگ تو آپ کی امت میں اضافہ کیلئے ہیں نہ کہ آپ کے در سے محرومیت کے لئے۔ اس بندے میں خلوص اور محبت تھی اس لئے میں نے اس کے ایمان پر قائم رہنے کے لئے دعا مانگی۔ رسول پاک صلعم مسکرائے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کا پانچ گنا ثواب عطا فرمایا ہے۔ یہ بھی پنجو کی ایک وجہ تسمیہ ہے۔

4۔ اخوند ایرانی لوگ استاد محترم کو کہتے تھے اور آپ علماء کے استاد تھے اس لئے پہلے سے آپ کو اخوند صاحب کے نام سے یاد کرتے تھے۔ بعد میں اس کے ساتھ پنجو کا اضافہ مندرجہ بالا تین وجوہات کی بناء پر کیا گیا۔

باب دوم

☆ اخوند پنجو صاحب کی چیدہ چیدہ کرامات

چند کرامات آپ کی زندگی میں منظر عام پر آئے جبکہ اکثر کا اظہار آپ کی وفات کے بعد آپ کے رفیق خاص میاں علی صاحب سے اس کے فرزند شیخ عبدالرحیم صاحب نے بیان کیا ہے اور حافظ محمد سعید' جو کہ شیخ عبدالرحیم کے فرزند تھے' نے کتابی شکل میں پیش کیں۔ میں ان میں سے چیدہ چیدہ کرامات کا ذکر صرف آپ کی دلچسپی کے لئے کر رہا ہوں۔

1- واقعہ جعلی پیر تاریکی سرمست۔

تاریکی فرقے کا پیر سرمست لوگوں میں مقبول عام تھا۔ اکبرپورہ کے لوگ نالہ باڑہ پر بند باندھ کر اپنی زمینوں کو سیراب کیا کرتے تھے۔ پانی کی تیزی کی وجہ سے بند باندھنا مشکل ہو گیا تھا اور فصلیں خراب ہو رہی تھیں۔ لوگ پیر سرمست کے پاس شکایت لے کر جمع ہو گئے۔ پیر سرمست نے کہا کہ ابھی میری کرامت معلوم ہو جائے گی کہ بند ٹھہرتا ہے یا نہیں۔ لوگوں سے بھنگ کے پودے کاٹ کر لانے کا حکم دیا اور نالے میں گاڑھ کر بند بنانا شروع کر دیا۔ پیر سرمست خود پودوں کے اوپر نالے کے درمیان کھڑا ہو گیا۔ جب بند کے نصف تک پانی پہنچا تو اچانک بند ٹوٹ گیا اور پیر سرمست گر کر ڈوبنے لگا مگر لوگوں نے باہر نکال کر بچالیا باباجی کو معلوم ہوا تو میاں علی کو اپنی عصا دیکر فرمایا کہ اسے بند کے بیچ کھڑی کر کے بند باندھو۔ میاں علی صاحب نے حکم بجالیا اور خدا کی قدرت سے بند کو قرار آیا اور لوگوں نے اپنی زمینیں سیراب کر لیں۔ اس سے باباجی کی شہرت ہوئی اور پیر سرمست مریدوں سمیت توبہ کر کے باباجی کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس طرح تاریکی تحریک کا خاتمہ ہوا۔

2- ذکر الٰہی کا جوش و خروش اور ہندو براتیوں کا قبول اسلام۔

آپ ذکر الٰہی اپنے معتقدین کے ساتھ مل کر با آواز بلند لیا کرتے تھے جس سے لوگوں پر وجدانی کیفیت طاری ہو جاتی تھی اور سننے والے بے دین خود بخود کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو جاتے تھے۔ اس سے ہندوؤں میں گھبراہٹ پیدا ہوئی اور وہ باباجی کی مسجد والے راستے سے نہیں گزرتے تھے۔ ایک دفعہ علاقہ ہشت نگر سے ہندوؤں کی برات اکبرپورہ آئی۔ برات کو دوسرے راستے سے گزارا گیا مگر دس ہندو جو جوانی کی مستی میں سرشار تھے پیچھے رہ گئے تھے اور وہ باباجی کی مسجد والے راستے سے چلے آئے۔ جب مسجد کے پاس پہنچے۔ تو باباجی پر نظر پڑی اور مدہوش ہو کر گر پڑے۔ کچھ دیر بعد ہوش میں آ کر باباجی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے پاؤں چومتے ہوئے مشرف بہ اسلام ہو گئے اور وہیں پر باباجی کے نزدیک سکونت اختیار کر لی۔ ان کی اولاد اب بھی اکبرپورہ میں پراچگان کے نام سے موجود ہے جو نہایت متقی پرہیزگار اور پشت در پشت صالح چلے آرہے ہیں۔ ان میں شیخ اسلام الدین' شیخ سلطان' شیخ قطب الدین' شیخ حبیب اور شیخ محمد بخش قابل ذکر ہیں۔

3- باباجی کا ذکر الٰہی میں استغراق

حافظ محمد سعید صاحب اپنے دادا میاں علی صاحب سے راوی ہے کہ سردی کا سخت موسم تھا۔ لوگ لحافوں میں سردی محسوس کر رہے تھے اور آگ کی تمازت برائے نام تھی۔ میں بھی سخت سردی کی وجہ سے اٹھ گیا کیا دیکھتا ہوں کہ باباجی پسینہ میں شرابور ہیں۔ استغراق سے اٹھ

کرتاروجبہ کی طرف روانہ ہوئے۔ میں بھی سائے کی طرح ساتھ ساتھ چلتا رہا۔ اچانک ایک تالاب نظر آیا۔ باباجی تالاب کے کنارے بیٹھ کر ٹھنڈا پانی اچھالتے رہے اور نہایت خوش تھے۔ میں نے موقع کو غنیمت سمجھا اور عرض کیا کہ باباجی مجھ پر کچھ نظر عنایت فرمایئے۔ فرمایا شیخ جی آپ کہاں سے آئے! خبردار اس واقعہ کا ذکر زبان پر نہ لانا۔ منصور نے محبت کا جام نوش فرمایا تھا۔ اور محبت الٰہی نے ایسا مست کر دیا تھا کہ ضبط نہ کر سکا اور انا الحق کی صدا نے تختہ دار تک پہنچایا۔ دیکھو اللہ رب العزت نے ہماری کس قدر حوصلہ افزائی فرمائی ہے۔ یہ حوض اس کی مہمانی ہے جس سے ایک قطرہ بھی باہر نہ جاسکا۔ اس کے بعد مجھ پر نظر شفقت فرمائی اور خاص الخاص مرتبے پر فائز فرمایا۔ اس کے بعد واپس مسجد پہنچے اور صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد درس و تدریس میں مشغول ہو گئے۔

4۔ علاقے کے علماء کا امتحان

ایک دفعہ علاقے کے چیدہ چیدہ علماء جمع ہو کر باباجی کی مسجد میں آئے تاکہ ان کی علمیت اور کمالات کا امتحان لیا جائے۔ باباجی گھر میں تشریف فرما تھے جب کہ آپ کے فرزند میاں عثمان صاحب مسجد میں موجود تھے۔ علماء نے آپس میں مشورہ کیا کہ باباجی کے آنے پر ان کی تعظیم کے لئے کھڑے نہیں ہوں گے، بلکہ بدستور بیٹھے رہیں گے۔

میاں عثمان صاحب نے باباجی کو اطلاع دی۔ باباجی مسجد میں تشریف لائے تو سب علماء بے اختیار کھڑے ہو گئے۔ باباجی نے "لا الہ الا اللہ" کا نعرہ لگایا۔ جس سے سب علماء بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑے۔

نماز ظہر تک سب مدہوش پڑے تھے۔ ظہر کے وقت میاں علی صاحب نے جرأت کر کے باباجی سے عرض کیا کہ یہ لوگ زمین پر بے سدھ پڑے ہیں۔ یہ علم کی ہتک ہے۔ عوام الناس کو علماء سے نفرت ہو جائے گی۔ لہٰذا معافی کی درخواست کرتا ہوں۔ اس پر باباجی نے "یا اللہ" کا نعرہ لگایا اور سب علماء ایسے بیدار ہوئے جیسے نیند سے سویا ہوا آدمی جاگتا ہے۔ باباجی نے نماز ظہر میں شامل ہونے کی تلقین کی۔ بعد نماز باباجی سے اپنے گستاخانہ رویئے کی معافی مانگی اور صدق دل سے آپ کے خادموں میں شامل ہو گئے۔ ان کی دعا سے یہ سب قرآن کے حافظ اور مرد کامل بن گئے۔

5۔ مصیبت زدہ کی بروقت امداد (بحری جہاز کو غرقابی سے بچانا)

میاں علی صاحب سے روایت ہے کہ نماز ظہر کے بعد باباجی مراقبے میں مستغرق تھے کہ اچانک ان پر لرزہ طاری ہو گیا اور پسینے میں شرابور ہو گئے۔ آنکھیں اس قدر سرخ ہو گئیں کہ گویا بدخشان کے لعل ہیں اور فوراً خلوت خانے میں چلے گئے۔ میں سخت پریشان ہو گیا۔ صاف کپڑے لے کر خلوت خانے میں داخل ہو گیا۔ آپ کے کپڑوں سے پسینہ پانی کی طرح بہہ رہا تھا۔ باباجی میری پریشانی کو دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا کہ جدہ شریف کی طرف ایک مال بردار جہاز جا رہا تھا کہ راستے میں طوفان نے گھیر لیا۔ مخالف سمت سے طوفان نے جہاز کو اٹھا کر ایسا پھینکا کہ ایک چٹان سے ٹکرانے لگا۔ تاجر نے گھبراہٹ میں نعرہ بلند کیا کہ اے اکبرپورہ کے غوث! اللہ تعالیٰ سے میری سلامتی کی دعا مانگ لیجئے۔ میری تباہی

کے ساتھ لاکھوں کا مال بھی ضائع ہو رہا ہے۔ ساتھ ہی مجھے اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ سے حکم ملا کہ جہاز کو کندھا دے کر چٹان سے بچاؤ۔ میں نے حکم کی تعمیل کی۔ اس مشقت میں مجھے تکلیف اٹھانی پڑی مگر جہاز سلامت رہا۔

کچھ عرصہ کے بعد وہ تاجر تحائف کے ساتھ باباجی کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنی کہانی، جیسے باباجی نے بیان فرمائی تھی، عرض کی۔ ہم خاموش رہے اور باباجی کی زندگی میں اس واقعے کو منظر عام پر لانے کی ممانعت تھی لہٰذا بعد میں حافظ محمد سعید صاحب نے اپنے دادا کے حوالے سے نقل کی۔

6- میر احمد شاہ صاحب کے بھانجے کی کہانی

میر احمد شاہ صاحب کا بھانجا صاحب شاہ کسی کام سے اکبرپورہ سے ہشت نگر روانہ ہوا۔ شاہ عالم دریا کے پانی کو معمولی سمجھ کر پار کرنے لگا۔ جب کچھ فاصلہ طے کیا تو پانی سینے سے اوپر چلا گیا۔ تیرنا بھی نہیں جانتا تھا۔ موت سامنے نظر آئی تو پریشانی میں چلا کر کہنے لگا کہ اے اخون پنجو بابا! غرق ہو رہا ہوں۔ اچانک نورانی چہرہ دیکھا جس نے مجھے ہاتھ سے پکڑ کر دریا پار کرا دیا۔ اور سخت تنبیہ کی کہ اب جا کر اپنی حاجت پوری کرو لیکن آئندہ ایسی حماقت نہ کرنا۔ یہ کہہ کر وہ واپس مڑا۔ جب میں نے پیچھے دیکھا تو کچھ بھی نہ تھا۔

7- میر احمد شاہ صاحب کے بھتیجے کی کہانی

میر احمد شاہ اکبرپورہ کا نہایت پرہیزگار اور راست باز بھتیجا تھا وہ اپنا واقعہ بیان کرتا ہے کہ مجھے ایک بھینسا خریدنے کیلئے دوآبہ جانا پڑا۔ گھومتے پھرتے تھک گیا اور شدید پیاس بھی لگی تھی لیکن کہیں سے ضرورت پوری نہ ہو سکی۔ آخر کار ایک جگہ گنا بیلنے کی مشین لگی تھی۔ وہاں جا کر پیاس بجھانے کے لئے رس مانگا لیکن نہ ملا۔ سخت پریشان تھا اس لئے بے اختیار زبان سے نکلا کہ اے اخون پنجو بابا اس شخص نے رس دینے سے صاف انکار کر کے میری بڑی بے قدری کی۔ اپنی کرامات سے اس کو سزا دے۔ ابھی چند ہی قدم چلا تھا کہ اس کے کولہو کا **ایکسل** ٹوٹ گیا۔ اس شخص نے مجھے پکارا اور کہا کہ بھائی ذرا ٹھہر کر آرام کرو اور مجھے نیک دعا کرو۔ میں نے سنی ان سنی کر دی۔ اس نے پھر کہا کہ آپ باباجی کے گاؤں کے معلوم ہوتے ہیں۔ میں نے کہا کہ ہاں انہی کا غلام ہوں۔ اس نے نہایت ندامت کے ساتھ معذرت کی اور مجھے راضی کر کے چھوڑا۔

8- سردار دریا خان کا واقعہ

ایک دفعہ باباجی کہیں جا رہے تھے کہ راستے میں کسی نے پوچھا کہ جنت کے سواروں کا کیا حال ہو گا؟ کیا دنیا میں اس کی کوئی مثال ہے؟ اس اثناء میں موضع چمکنی کا سردار دریا خان اپنے گھوڑے کو دوڑاتا ہوا باباجی کے پاس سے گزرا۔ باباجی نے اچانک نگاہ ڈالی تو گھوڑا وہیں رک گیا اور آگے چلنے سے انکاری ہو گیا۔ سردار دریا خان سمجھ گیا۔ فوراً گھوڑے سے اتر کر باباجی کے پاس آیا اور ~~نہایت تعظیم کے ساتھ آپ کا پاؤں کو بوسہ دیا~~ اور آپ کے مریدوں میں شامل ہو گیا۔ باباجی نے سوال کرنے والے سے مخاطب ہو کر کہا کہ جنت کے سوار دریا خان کی طرح ہوں گے۔ یہی سردار دریا خان حج بیت اللہ شریف سے مشرف ہوا اور باباجی کے خواصوں میں شامل ہو کر کامل ولی بن گیا۔

9۔ ہندوستانی شہزادے کا واقعہ

ہندوستان کا ایک شہزادہ فقیری کی طرف مائل ہو گیا۔ گھومتے پھرتے اکبرپورہ کے غوث اخون پنجو بابا کی شہرت سنی اور خدمت میں حاضر ہوا۔ باباجی نے اس کے حال پر خاص توجہ فرمائی یہاں تک کہ وہ ابدال کے مرتبے پر فائز ہوا اور اس قدر استغراق کی حالت میں رہنے لگا کہ لوگ اسے شہزادہ مجذوب کہا کرتے تھے۔ وفات کے بعد اس کی کرامات لوگوں پر ظاہر ہوئے۔ اکبرپورہ کے نزدیک خوش مقام گاؤں میں اس کا مزار ہے۔ جس پر ہروقت عقیدت مندوں کی بھیڑ لگی رہتی ہے۔

خوش مقام کا ایک شخص گل بلند اپنا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ ایک سال سخت بارشیں تھیں۔ سیلاب سے کھڑی فصلوں کو نقصان پہنچا تھا۔ چارے کی سخت تکلیف تھی۔ میرے مویشی دو دن سے بھوکے تھے اس لئے رات کو چارے کی چوری کی نیت سے روانہ ہوا اور شہزادے کے مزار کے پاس رکھے ہوئے ٹانڈوں سے مضبوط گٹھا باندھ کر چل پڑا۔ جب راستہ لیا تو آنکھوں کی بنیائی جاتی رہی اور صبح تک مزار کے گرد چکر کاٹتا رہا۔ لوگوں نے مجھے نہایت بے حیائی کی حالت میں دیکھا اور سخت شرمندہ ہوا۔ گٹھا وہیں رکھ کر مزار پر حاضری دی اور اللہ تعالیٰ کے حضور پکا وعدہ کیا کہ آئندہ چوری نہیں کروں گا۔ دل میں نیک نیتی تھی اس لئے اللہ تعالیٰ نے بنیائی بحال کر دی اور گھر واپس چلا آیا۔

اخوند پنجو صاحبؒ کی وفات حسرت آیات

27 رمضان المبارک 01040ھ کو سوموار کے دن قبل از دوپہر اپنے مکان اکبرپورہ میں وفات پائی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کی عمر 96 سال تھی۔ آپ کو مصری پورہ میں دفنایا گیا۔ کاکا صاحبؒ کو الہام کے ذریعے آپ کی وفات کا علم ہوا اور خود بخود جنازے میں شرکت کے لئے پہنچ گئے۔ جنازے میں کثیر لوگوں کے علاوہ آپ کے معتقدین اور خواص شامل تھے جن میں میاں علی صاحب، شیخ عبدالغفور بوڑا بابا اخون سالاک صاحب اور آپ کے فرزندان موجود تھے۔ تجہیز و تکفین کے بعد آپ کے سب سے بڑے فرزند میاں عثمان صاحب جو اپنے والد صاحب سے بیعت تھے، سجادہ نشین مقرر کئے گئے۔

برصغیر کے چیدہ چیدہ حسینی سادات کے اولیائے کرام

1۔ خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی اجمیریؒ

پنج شنبہ 9 جمادی الاول 0527ھ کو سیستان میں پیدا ہوئے۔ والد کا اسم مبارک غیاث الدین حسن اور والدہ کا نام ام الورع تھا۔ گیارہ سال کی عمر میں خراسان آئے اور دینی علوم سے آراستہ ہوئے پیر کامل کی تلاش میں حضرت عثمان ہارونی کے پاس پہنچا اور بیعت حاصل کی اور ان سے خرقہ خلافت حاصل کیا۔ بعد میں مدینہ منورہ میں خواب میں رسول پاک صلعم نے اجمیر جانے کی تاکید فرمائی۔ اجمیر شریف میں کفر کے حصار توڑ کے رکھ دیئے اور یہاں 5 رجب 0633ھ کو وفات پائی۔ بارہویں پشت میں سلسلہ نصب امام حسینؑ سے ملتا ہے۔

2۔ خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ

11 ربیع الاول 0537ھ کو ترکستان کے موضع اوچھ میں پیدا ہوئے۔ سلسلہ نسب چودہویں پشت میں امام حسینؑ سے ملتا ہے۔ والد کا نام سید کمال الدین ہے۔ اڑھائی سال کی عمر میں والد وفات پا گئے۔ پانچ سال کی عمر میں خواجہ معین الدین چشتیؒ اوچھ تشریف لائے اور آپ کو کلمہ پڑھایا 01306ء میں دہلی تشریف لائے اور 0633ھ میں وفات پائی۔

3۔ خواجہ نظام الدین اولیاءؒ

آپ کا سلسلہ نسب پندرہویں پشت میں حضرت امام حسینؑ سے ملتا ہے۔ آباؤاجداد بخارا سے ہجرت کر کے بدایون (ہندوستان) میں تشریف لائے اور یہاں صفر 0631ھ میں ولادت ہوئی۔ والد کا نام سید احمد دانیال اور والدہ کا نام بی بی زلیخا تھا۔ بابا سید فرید الدین مسعود گنج شکر سے اجودھن (پاک پٹن) میں بیعت ہو کر خرقہ خلافت حاصل کی اور دہلی چلے آئے اور یہاں 18 ربیع الثانی 0725ھ کو وفات پائی۔

4۔ خواجہ سید عثمان المعروف لعل شہباز قلندرؒ

سولہویں پشت میں سلسلہ نسب امام حسینؑ سے ملتا ہے۔ والد کا نام 'سید کبیر' تھا۔ ماروند میں پیدا ہوئے۔ قرآن شریف 'فقہ اور حدیث کے جید عالم تھے۔ نہایت خوبصورت اور وجیہ جوان تھے ولایت ملنے کے بعد سہون شریف علاقہ سندھ میں جانے کی ہدایت ملی اور یہاں وفات پا گئے۔ اصل تاریخ وفات کا علم نہیں۔

5- سید علی ترمذی المعروف پیر بابا ؒ

اکیسویں پشت میں سلسلہ نسب امام حسینؓ سے ملتا ہے۔ والد کا نام قنبر علی تھا۔ ترکستان کے موضع ترمذ میں 0908ھ میں پیدا ہوئے۔ والد صاحب مغل فوج کا سپہ سالار تھا۔ والد صاحب کے ساتھ سفر کے دوران پانی پت پہنچے تو شیخ شرف الدین پانی پتی کے مزار پر دعا میں یہاں ٹھہرنے کی تمنا پیدا ہوئی۔ بعد میں خواجہ معین الدین چشتیؒ کے خلیفہ اخوند سالار سے بیعت حاصل کی اور ان کی خواہش پر **کوھستان** چلے آئے اور یہاں 0991ھ میں وفات پائی۔

6- حضرت کستیر گل المعروف رحمکار کاکا صاحبؒ

تیسویں پشت میں سلسلہ نسب امام حسینؓ سے ملتا ہے۔ والد کا نام بہادر بابا ہے مگر ایک صاحب کے نام سے مشہور ہے۔ دادا کا نام سید نادر یا مست بابا اور پردادا کا نام سید غالب بابا ہے۔ یکم رمضان المبارک 0983ھ (01572ء) کو پیدا ہوئے اور اسی سال کی عمر میں 24 رجب 01063ھ (01652ء) میں وفات پائی۔

7- خواجہ عبدالرحمٰنؒ بہادر کلے

پیر بابا ؒ کا نواسہ تھا۔ 1270ھ میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام فیض محمد صاحب تھا۔ علوم دینی وباطنی حاصل کرنے کے بعد خواب میں پیر بابا ؒ نے نشاندہی کرائی کہ مسجد شیخان میں پیر محمد اصغر شاہ سے بیعت حاصل کرو۔ ان سے خرقہ خلافت حاصل کر کے دین کے خدمت میں مشغول رہے۔ چونکہ والدہ بہادر کلی کی تھی اس لئے یہاں سکونت اختیار کی اور 5 ذی الحج 1340ھ کو وفات پائی۔

1- سہون شریف

باب سوم

اخوند پنجو صاحبؒ کے پیران طریقت کا شجرہ مبارکہ

اسم گرامی	سن وفات	مقام مدفن
1۔ حضرت محمد صلعم		مدینہ منورہ
2۔ جناب سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ	40ھ	نجف اشرف
3۔ خواجہ حسن بصریؒ	111ھ	بصرہ
4۔ حضرت خواجہ عبدالواحد بن زید	177ھ	بصرہ
5۔ حضرت خواجہ جمال الدین ابی ال فیض فضل بن عباسؒ	187ھ	مکہ معظمہ
6۔ حضرت سلطان ابراہیم بن ادہمؒ	281ھ	اقلیم شام
7۔ حضرت خواجہ سدید الدین حذیفہ مرعشیؒ	252ھ	بصرہ
8۔ حضرت خواجہ امین الدین ہبیرہ بصریؒ	287ھ	بصرہ
9۔ حضرت خواجہ ممشاد علو دینوری	299ھ	دینور
10۔ حضرت ابواسحاق شامیؒ	242ھ	عکہ شام
11۔ حضرت ابواحمد ابدال چشتیؒ	355ھ	چشت
12۔ حضرت محمد محترم چشتیؒ	411ھ	چشت
13۔ حضرت ناصرالدین ابویوسف چشتیؒ	459ھ	چشت
14۔ حضرت شیخ قطب الدین مودود چشتیؒ	527ھ	چشت
15۔ حضرت حاجی شریف زندانیؒ	614ھ	زندنہ (بخارا)
16۔ حضرت عثمان ہارونیؒ	607ھ	مکہ معظمہ
17۔ حضرت خواجہ معین الدین سنجریؒ	633ھ	اجمیر شریف
18۔ حضرت قطب الدین بختیار کاکیؒ	634ھ	دہلی
19۔ حضرت فرید الدین مسعود گنج شکرؒ	670ھ	پاک پتن شریف
20۔ حضرت خواجہ علاؤالدین علی احمد صابرؒ	690ھ	کلیر شریف
21۔ حضرت شمس الدین ترک پانی پتیؒ	710ھ	پانی پت
22۔ حضرت شیخ جلال الدین پانی پتیؒ	769ھ	پانی پت
23۔ حضرت شیخ احمد عبدالحق عارف ردولویؒ	882ھ	ردولی
24۔ حضرت شیخ محمد عارف ردولویؒ	898ھ	ردولی
25۔ حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہیؒ	945ھ	گنگوہ (سہارن پور)
26۔ حضرت شیخ جلال الدین تھانیریؒ	989ھ	تھانیری
27۔ حضرت نظام الدین بلخیؒ	1035ھ	بلخ
28۔ حضرت ابوالفتح کماچی	1020ھ	بلخ (ترکستان)
29۔ سید عبدالوہاب اخوند پنجوؒ	1040ھ	مصری پورہ (اکبرپورہ)
30۔ سید شیخ عثمانؒ بن اخوند پنجوؒ		مصری پورہ (اکبرپورہ)
31۔ مولانا شیخ فرید الدینؒ		اجمیر شریف
32۔ مولانا شیخ حبیب صاحب		پشاور
33۔ مولانا شیخ شہباز صاحبؒ		پشاور
34۔ مولانا شیخ مومن صاحبؒ		ماشو گگر (پشاور)
35۔ مولانا محمد صدیق صاحبؒ		بشونزے
36۔ مولانا میاں صلاح الدین صاحبؒ		حمزہ کوٹ
37۔ مولانا میاں محمد حسن صاحبؒ		طورو
38۔ مولانا میاں عیسیٰ صاحبؒ		طورو
39۔ مولانا شیخ نور عالم صاحبؒ		گجرات
40۔ مولانا میاں سید علی صاحب (سنڈیا باباجی)		سنڈیا
41۔ شیخ عبدا مستعان صاحبؒ		بینر
42۔ شیخ شمشاد علی صاحبؒ		اکبرپورہ

باب چہارم

شجرہ نسب سید عبدالوہاب اخوند پنجو صاحبؒ

1- حضرت امام حسینؓ
2- حضرت زین العابدینؒ
3- حضرت امام باقر صاحبؒ
4- حضرت امام جعفر صادقؒ
5- حضرت امام موسیٰ کاظم صاحبؒ
6- حضرت امام موسیٰ رضا صاحبؒ
7- حضرت علی تقی صاحبؒ
8- حضرت سید محمد تقی صاحبؒ
9- حضرت سید حسن عسکری صاحبؒ
10- حضرت سید محمد مہدی صاحبؒ
11- حضرت سید محمود مکی صاحبؒ
12- حضرت سید عبدالرحیم صاحبؒ
13- حضرت سید امیر علی صاحبؒ
14- حضرت سید محمد شاہ صاحبؒ
15- حضرت سید حامد شاہ صاحبؒ
16- حضرت سید شاہ صاحبؒ
17- حضرت سید عامر شاہ صاحبؒ
18- حضرت سید شیر شاہ صاحبؒ
19- حضرت سید علی شاہ صاحبؒ
20- حضرت سید نور شاہ صاحبؒ
21- حضرت سید حسین شاہ صاحبؒ
22- حضرت سید جنگے اللہ داد شاہ صاحبؒ
23- حضرت سید معراج شاہ صاحبؒ
24- حضرت سید سراج شاہ صاحبؒ
25- حضرت سید اللہ داد شاہ صاحبؒ
26- حضرت سید کہداد شاہ صاحبؒ
27- حضرت سید غازی شاہ صاحبؒ
28- حضرت سید عبدالوہاب صاحب المعروف اخوند پنجو صاحبؒ

حضرت سید عبدالوہاب صاحب المعروف اخوند پنجو صاحبؒ

میاں سید عثمان صاحب — میاں سید سلیمان صاحب — میاں سید لقمان صاحب — میاں سید بہاؤالدین صاحب — میاں سید فریدالدین صاحب

(میاں سید فریدالدین صاحب) لاولد وفات پائی

اخوند پنجو صاحبؒ کے بڑے صاحبزادے کی اولاد

میاں سید عثمان صاحب

آپ کی اولاد اکبرپورہ، رستم، حمزہ کوٹ، گجرات، گڑیالہ، طورو، عربی بانڈہ، گجرگڑھی، ادینہ اور ملک کے مختلف حصوں میں آباد ہے جن کی تفصیل ہماری معلومات کے مطابق حسب ذیل ہے۔

آپ کے تین صاحبزادے تھے جن کے اسماء گرامی مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ سید یوسف صاحب 2۔ سید علی میاں صاحب 3۔ سید ابوبکر میاں صاحب

سید یوسف صاحب کی اولاد

1۔ سید عبدالرحمن صاحب 2۔ سید رحم الدین صاحب

حافظ سید شمس الدین صاحب

1۔ سید نصرالدین صاحب 2۔ سید صلاح الدین صاحب المعروف حمزہ کوٹ باباجی 3۔ سید معظم الدین صاحب 4۔ سید سعد الدین صاحب

1۔ سید صدرالدین صاحب 2۔ سید قمرالدین صاحب

سید امین الدین صاحب

سید حاجی اکبر صاحب (المعروف رستم باباجی) سید قمر سید اکبر

1 سید محمود شاہ صاحب 2 سید غلام رسول صاحب 3 سید خواجہ محمد صاحب 4 سید فضل احمد صاحب 5 سید عبدالمنان صاحب

ان کی اولاد رستم میں ہے

(لاولد فوت ہوئے)

1۔ سید عبدالقیوم صاحب 2۔ سید عبدالرؤف صاحب 3۔ سید عبدالحنان صاحب

سید غلام یحییٰ صاحب

(زندہ لاپتہ ہے)

1 سید عبدالودود 2 سید غلام ربانی 3 ڈاکٹر سید بادشاہ

سید عبدالودود
- سید یوسف شاہ۔ سید صفدر شاہ
- سید انور شاہ۔ سید ذاکر شاہ
- سید محمد نذیر شاہ

سید غلام ربانی
- سید سلطان حسین
- سید اجمل حسین۔ سید سردار حسین
- سید اعجاز حسین

ڈاکٹر سید بادشاہ
- سید عادل شاہ
- سید صابر شاہ

سید عبدل حنان بن سید محمود شاہ (رستم)

1 سید فضل معبود
- سید فرمان علی شاہ
- سید مشتاق علی شاہ
- سید ظہور علی شاہ (ڈاکٹر)
- سید کفایت علی شاہ

2 سید زین العابدین
- سید نور الٰہی
- سید کرم الٰہی
- سید لقمان الٰہی

3 سید محب یزدان
- سید محمد فاروق
- سید محمد صدیق

4 سید معشوق یزدان
- سید محمد خالد
- سید محمد طارق
- سید محمد عارف
- سید شاہ حسین

5 سید الابرار
- سید اسرار حسین
- سید وقار حسین
- سید اظہار حسین

شجرہ سید غلام رسول صاحب بن سید حاجی اکبر صاحب

رستم سے موضع گڑیالہ آکر آباد ہوئے، تفصیل مندرجہ ذیل ہے

- سید عبدالستار صاحب
  - عبدالقہار
    - سید عبدالمطلب
      - سید رشید احمد
        - سید عطاء اللہ
        - سید عبیداللہ
      - سید ریاض احمد
      - سید ظہور احمد
    - سید حبیب الرحمٰن
      - سید محمد سلیم
        - سید منیر احمد
      - سید محمد نعیم
      - سید سعیداللہ
    - سید عبدالرزاق
      - سید وقار احمد
  - سید عبدالرازق
  - سید عبدالغیاث (اگلے صفحے پر)
- سید عبدالدیان صاحب (لاولد فوت ہوگئے)

اخوند پنجو صاحبؒ کے بڑے صاحبزادے کی اولاد

میاں سید عثمان صاحب

آپ کی اولاد اکبرپورہ، رستم، حمزہ کوٹ، گجرات، گڑیالہ، طورو، عربی بانڈہ، گجرگڑھی، ادینہ اور ملک کے مختلف حصوں میں آباد ہے جن کی تفصیل ہماری معلومات کے مطابق حسب ذیل ہے۔

آپ کے تین صاحبزادے تھے جن کے اسماء گرامی مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ سید یوسف صاحب 2۔ سید علی میاں صاحب 3۔ سید ابوبکر میاں صاحب

سید یوسف صاحب کی اولاد

1۔ سید عبدالرحمن صاحب 2۔ سید رحم الدین صاحب

(سید عبدالرحمن صاحب)
حافظ سید شمس الدین صاحب

(حافظ سید شمس الدین صاحب)
1۔ سید نصرالدین صاحب 2۔ سید صلاح الدین صاحب المعروف حمزہ کوٹ باباجی 3۔ سید معظم الدین صاحب 4۔ سید سعدالدین صاحب

(سید نصرالدین صاحب)
1۔ سید صدرالدین صاحب 2۔ سید قمرالدین صاحب

(سید صدرالدین صاحب)
سید امین الدین صاحب

(سید امین الدین صاحب)
سید حاجی اکبر صاحب (المعروف رستم باباجی) سید قمر سید اکبر

(سید حاجی اکبر صاحب)
1 سید محمود شاہ صاحب
2 سید غلام رسول صاحب
3 سید خواجہ محمد صاحب
4 سید فضل احد صاحب
5 سید عبدالمنان صاحب (لاولد فوت ہوئے)

(سید محمود شاہ صاحب)
ان کی اولاد رستم میں ہے

1۔ سید عبدالقیوم صاحب 2۔ سید عبدالرؤف صاحب 3۔ سید عبدالحنان صاحب

(سید عبدالقیوم صاحب)
سید غلام یحییٰ صاحب (زندہ لاپتہ ہے)

(سید عبدالرؤف صاحب)
1 سید عبدالودود 2 سید غلام ربانی 3 ڈاکٹر سید بادشاہ

سید عبدالودود
- سید یوسف شاہ۔ سید صفدر شاہ
- سید انور شاہ۔ سید ذاکر شاہ
- سید محمد نذیر شاہ

سید غلام ربانی
- سید سلطان حسین
- سید اجمل حسین۔ سید سردار حسین
- سید اعجاز حسین

ڈاکٹر سید بادشاہ
- سید عادل شاہ
- سید صابر شاہ

سید عبدل حنان بن سید محمود شاہ (رستم)

1. **سید فضل معبود**
   - سید فرمان علی شاہ
   - سید مشتاق علی شاہ
   - سید ظہور علی شاہ (ڈاکٹر)
   - سید کفایت علی شاہ
2. **سید زین العابدین**
   - سید نور الٰہی
   - سید کرم الٰہی
   - سید لقمان الٰہی
3. **سید محب یزدان**
   - سید محمد فاروق
   - سید محمد صدیق
4. **سید معشوق یزدان**
   - سید محمد خالد
   - سید محمد طارق
   - سید محمد عارف
   - سید شاہ حسین
5. **سید الابرار**
   - سید اسرار حسین
   - سید وقار حسین
   - سید اظہار حسین

شجرہ سید غلام رسول صاحب بن سید حاجی اکبر صاحب

رستم سے موضع گڑیالہ آکر آباد ہوئے، تفصیل مندرجہ ذیل ہے

- **سید عبدالستار صاحب**
  - عبدالقہار
    - سید عبدالمطلب
      - سید رشید احمد
        - سید عطاء اللہ
        - سید عبید اللہ
      - سید ریاض احمد
      - سید ظہور احمد
    - سید حبیب الرحمٰن
      - سید محمد سلیم
        - سید منیر احمد
      - سید محمد نعیم
      - سید سعید اللہ
    - سید عبدالرزاق
      - سید وقار احمد
  - سید عبدالرازق
  - سید عبدالغیاث (اگلے صفحے پر)
- **سید عبدالدیان صاحب** (لاولد فوت ہوئے)

شجرہ سید عبدالغیاث بن سید عبدالستار صاحب

- سید عزیز الرحمٰن
  - سید الطاف حسین
    - سید شہاب حسین
    - سید یاسر حسین
  - سید بشیر حسین
    - سید شکیل احمد
  - سید نذیر حسین
    - x
- سید مقبول الرحمٰن
  - x
- سید محب الرحمٰن
  - سید خالد حسن، سید حامد حسن، سید جنید حسن
  - سید ظفر حسین
  - سید سلمان حسن
- سید تجمل حسین
- سید ذاکر حسین

شجرہ سید خواجہ محمد بن سید حاجی اکبر صاحب

رستم سے موضع گجرات جاکر آباد ہوئے

- سید میاں فرید
  - سید گل رحمٰن
    - سید امجد علی شاہ، سید حامد علی شاہ، سید مقصود علی شاہ، سید شاہد علی شاہ
  - سید رحمٰن
    - x
  - سید محمد ایوب
    - سید مسعود، سید شاہ سعود، سید شاہ عالم، سید فخر عالم
  - سید محمد طیب
    - x
- سید عبدالغفران
  - سید زین العاکفین
    - x

شجرہ سید فضل احد بن سید حاجی اکبر صاحب

(اولاد موضع کمرگئی محال رستم میں آباد ہے)

- سید عبدالمالک
  - سید روشن حسین
    - سید فدا حسین، سید رفیق حسین، سید زوار حسین، سید بلال حسین، سید ضیاء حسین
  - ڈاکٹر سید روح الحسین
    - سید عاشق حسین، سید فیاض حسین، سید منظور حسین
  - سید سرتاج حسین
    - x

شجرہ سید قمر الدین صاحب بن سید نصر الدین صاحب

(اولاد موضع ادینہ ترنگزئی میں آباد ہے)

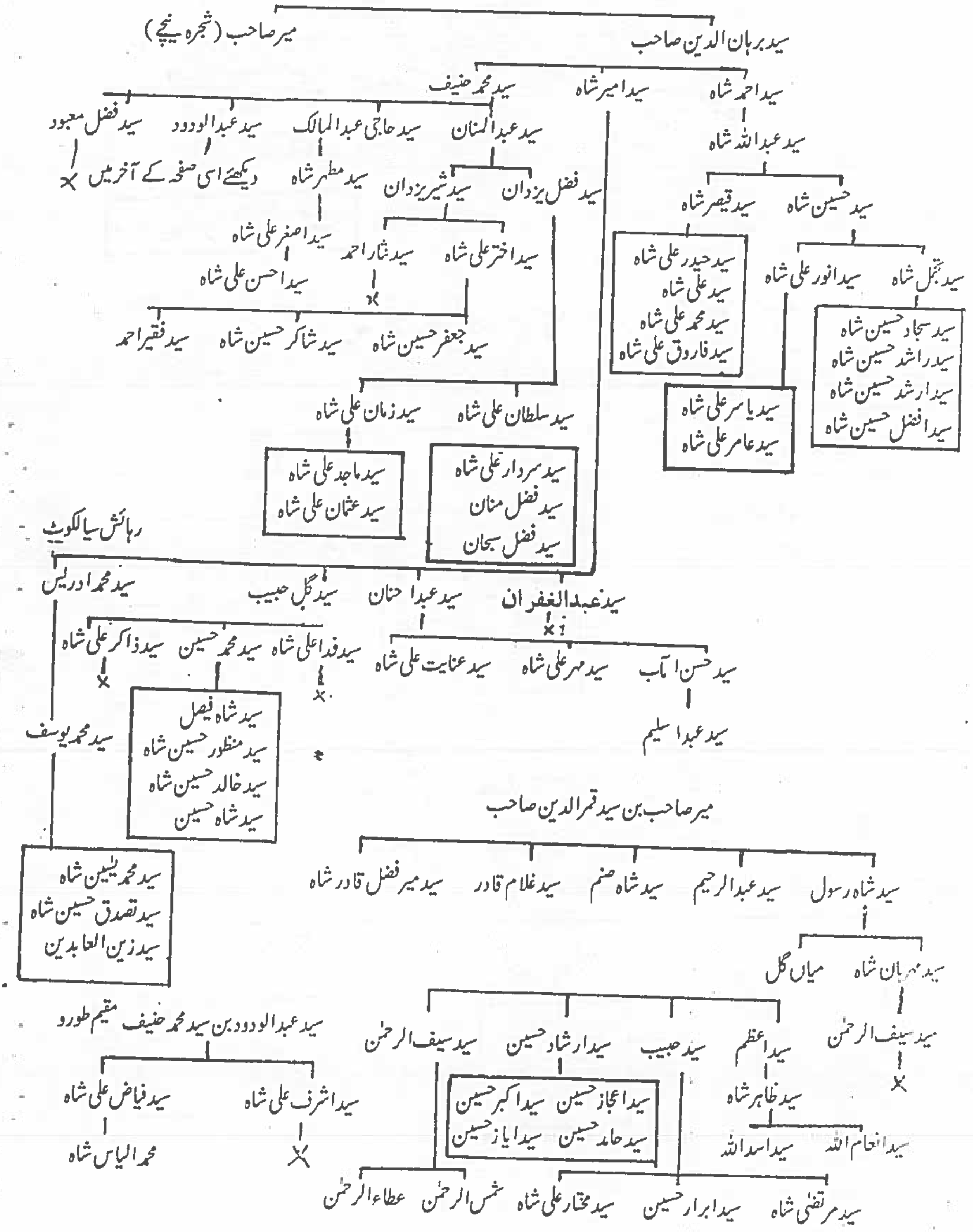

شجرہ سید عبدالرحیم صاحب بن میر صاحب (ادینہ)

- سید حضرت جی
  - سید فضل ربی
    - سید عبدالہادی ×
- سید گل سید شاہ
  - سید عبدالغیاث
    - سید فرخ سیر
    - سید بدیع الزمان
    - سید فرخ زمان
  - سید ابدال
    - سید محمد میر
    - سید یعقوب علی شاہ
    - سید ایوب علی شاہ
  - سید عبدالرشید
    - سید محبوب علی شاہ
  - سید فرخ فال
    - سید مظہر علی شاہ
    - سید مقصود علی شاہ
    - سید طاہر علی شاہ
    - سید آصف علی شاہ
    - سید ناصر علی شاہ

شجرہ سید شاہ صنم بن میر صاحب (ادینہ)

- سید عبدالرزاق
  - سید مقدس
    - فضل امین۔ روح الامین
  - سید فضل غفار
    - فضل ستار۔ محمد وصال محمد نثار
- سید بدخشان
  - شاہ فاضل حسین ×

شجرہ سید غلام قادر بن میر صاحب (ادینہ)

- سید شمس التبریز
  - سید مظہر حسین
    - (سید منظر حسین)
  - فقیر حسین
  - شوکت حسین
    - تنویر حسین
- شاہ زندان ×
- سید قمر علی شاہ
  - سید یوسف علی شاہ
    - جواد علی شاہ
    - جاوید علی شاہ
    - آصف علی شاہ
    - عارف علی شاہ
  - سید صفدر علی شاہ ×
  - سید ریاض علی شاہ
    - سید تراب علی شاہ
- محمد خورشید
- عبدالوہاب ×
- سید سلطان حسین شاہ
  - سید اقبال حسین شاہ
    - سید اکمل حسین شاہ
    - سید کمال حسین شاہ
    - سید اظہر حسین شاہ
  - سید نذیر حسین شاہ ×
  - سید سردار حسین شاہ
    - سید زاہد حسین شاہ
  - سید امتیاز حسین شاہ ×
  - سید اشتیاق حسین شاہ
    - سید تیمور حسین شاہ

شجرہ سید محمد خورشید بن سید غلام قادر (ادینہ)

- گوہر علی شاہ
  - سید طارق علی شاہ
  - سید خالد علی شاہ
  - سید نوید علی شاہ
  - سید جنید علی شاہ
- جمشید علی شاہ
- سید عباس علی شاہ
  - سید عابد علی شاہ
- سید قاسم علی شاہ
  - قائم علی شاہ
  - اعظم علی شاہ

شجرہ میر فضل قادر شاہ بن میر صاحب (ترنگزئی)

- سید عبدالخالق شاہ
  - سید شوکت حسین
    - سید ارشاد حسین
    - سید مسرت حسین
- سید عبدالوہاب شاہ
  - سید اقبال حسین
    - سید اشفاق حسین
    - سید عابد حسین
    - سید ابرار حسین
  - سید منظر حسین ×
- سید عبدالرحمان
  - سید صفدر علی شاہ
    - سید امجد علی شاہ
    - سید واجد علی شاہ
    - سید فیصل علی شاہ
  - سید ظفر علی شاہ ×

شجرہ سید صلاح الدین صاحب بن حافظ شمس الدین المعروف حمزہ کوٹ باباجی

آپ کی اولاد حمزہ کوٹ، گجرات، طورو، مردان، عربی بانڈہ کس بانڈہ وغیرہ میں رہائش پذیر ہے۔ آپ کے چار فرزند تھے جن کے اسماء گرامی یہ ہیں۔

1- سید محمد دین صاحب 2- میاں محمد حسن صاحب المعروف میاں صاحب

3- سید معین الدین صاحب المعروف ذکری میاں صاحب۔ 4- سید نظام الدین المعروف "جی صاحب"۔

شجرہ سید محمد دین صاحب بن سید صلاح الدین صاحب

- سید کریم اللہ
  - سید حمید اللہ
    - سید رحمت اللہ
      - سید نعمت اللہ صاحب
        - سید محبت اللہ
          - سید انعام اللہ
          - سید فرید اللہ
        - سید مصباح اللہ
        - صاحبزادہ
        - سید کفایت اللہ
        - سید شوکت علی
      - سید حضرت اللہ
        - سید کرامت اللہ
        - سید عظیم اللہ

شجرہ میاں محمد حسن عرف میاں صاحب بن سید صلاح الدین صاحب

- میاں عیسیٰ صاحب
  - سید نور الحق صاحب
    - عبدالقیوم
    - عبدالوہاب
    - سید محمود صاحب
    - سید فضل علی
  - فضل رحیم
    - غلام محمد
  - محمد عبدالحق
    - سید چند بادشاہ
    - سید سلطان جان
    - سید مبارک شاہ
      - سید حسن
        - سید حضرت بلال
          - سید عزیز احمد
          - سید حسین احمد
        - شمس الحق
        - محمد زبیر
        - اشرف علی
    - سید شہزادہ
      - پیر محمد جان
        - غریب نواز
        - فصیح الزمان
        - محمد صفدر
    - سید میاں علی
      - فضل معبود
        - رفیع اللہ
        - شفیع اللہ
        - محمد ایاز
        - مدثر اللہ
      - فضل اکبر
        - سعید اللہ
        - امداد اللہ
        - سمیع اللہ
      - علی اکبر ×
      - تاج علی
    - سید شیر علی ×
- میاں عزیز صاحب
- میاں حبیب صاحب
- میاں غلام قادر صاحب

عبدالوہاب نورالوہاب فضل وہاب - صلاح الدین

شجرہ میاں عزیز صاحب بن محمد حسن صاحب (کٹی گڑھی) مردان

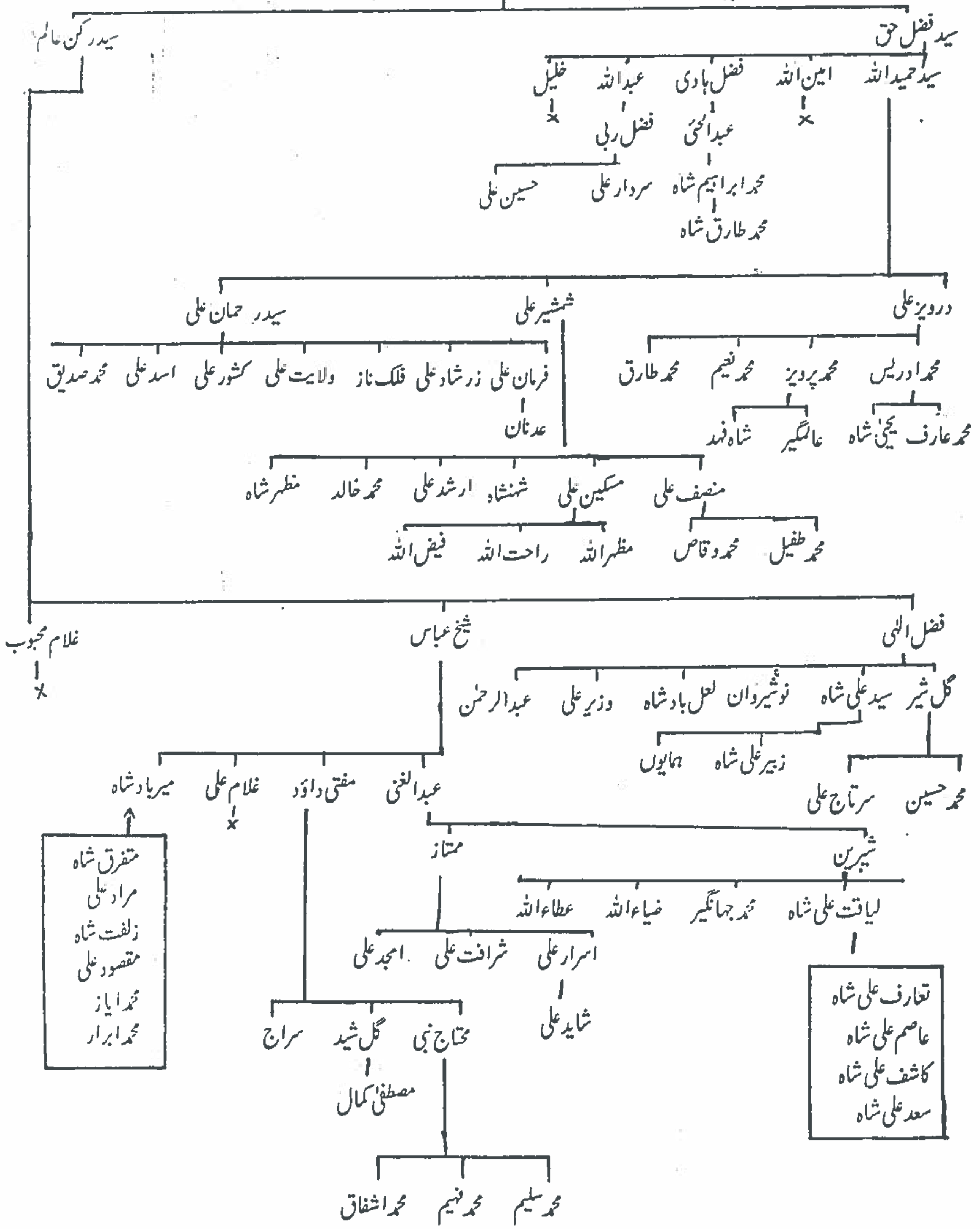

شجرہ میاں حبیب صاحب بن محمد حسن میاں صاحب طورو

سید عبدالرحمٰن

سید عبدالمالک

طوطی میاں — x

مشال میاں — x

عبدالمطلب — سید جوہر محمد — سعید الرحمٰن

شجرہ غلام قادر صاحب بن محمد حسن صاحب (طورو)

عبدالحکیم — عین الہدیٰ — x

عبدالحلیم صاحب — x

محمد ابراہیم — عبدالغنی — سید عبدالحنان، سید عبدالدیان، سید عبدالجلیل

غلام رسول — علاؤالدین — بادشاہ گل — x

غلام حیدر

نامعلوم

سید معین الدین صاحب المعروف ذکری میاں صاحب بن سید صلاح الدین صاحب

آپ کا مزار اکبرپورہ میں ہے لیکن اولاد طورو میں ہے

گل احمد

سید محمد عمر میاں — نبی جان — x

سید میاں گل — غلام سرور، غلام علی

غلام علی — غلام سرور (x)، صفدر علی — اشفاق علی، سردار علی — x

شجرہ سید نظام الدین عرف جی صاحب بن سید صلاح الدین

آپ کا مزار طورو میں ہے جبکہ اولاد مواضعات طورو، عربی بانڈہ، گجرات اور کس بانڈہ میں رہائش پذیر ہے۔

آپ کے پانچ فرزند ارجمند تھے۔

1۔ سید نور کمال حمزہ کوٹ 2۔ سید نور عالم گجرات 3۔ قطب عالم گجرات۔

4۔ محمد یونس عربی بانڈہ 5۔ محمد یوسف طورو

شجرہ سید نور کمال بن سید نظام الدین جی صاحب (حمزہ کوٹ)

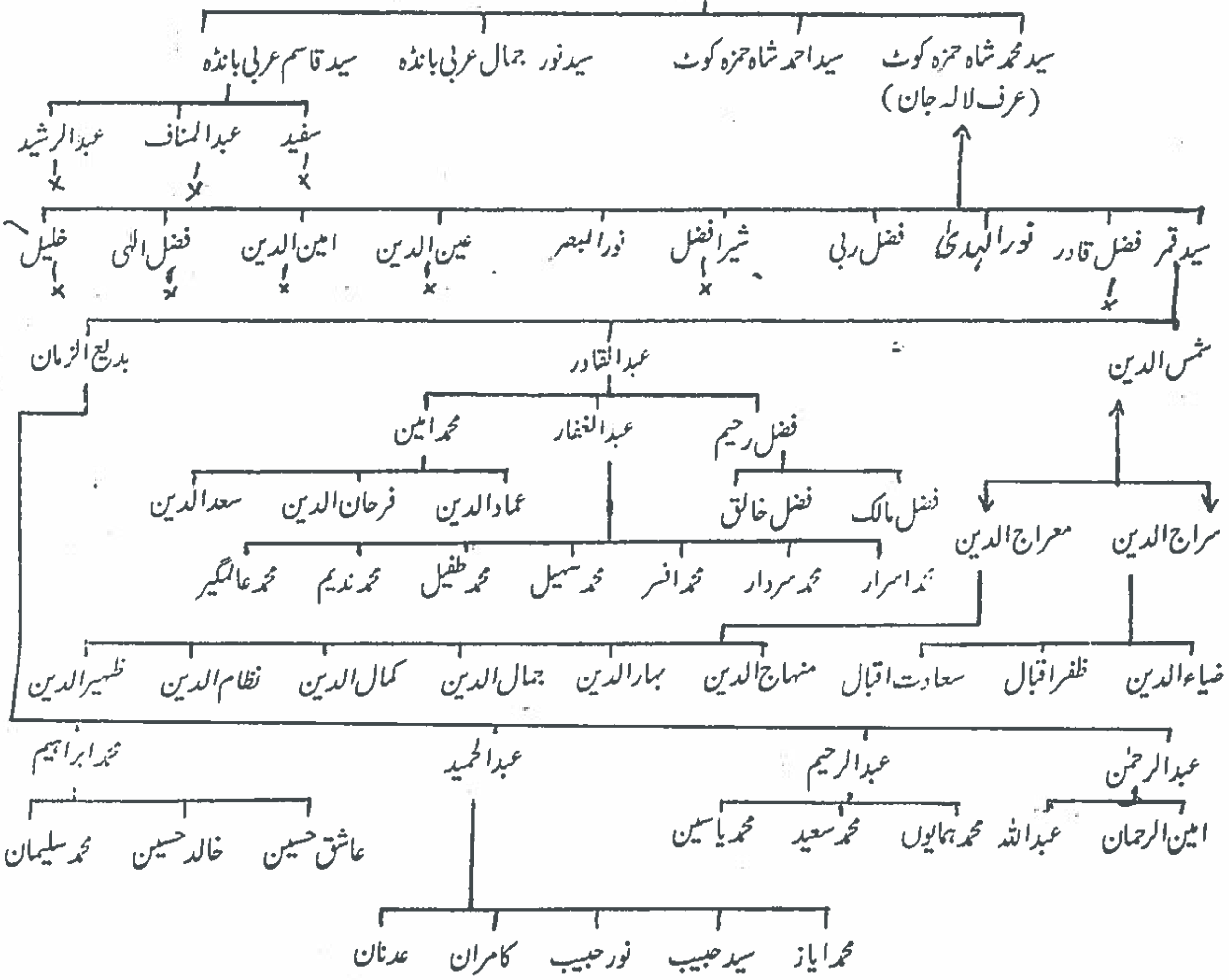

شجرہ (نورالہدیٰ) بن سید محمد شاہ (لالہ جان) حمزہ کوٹ

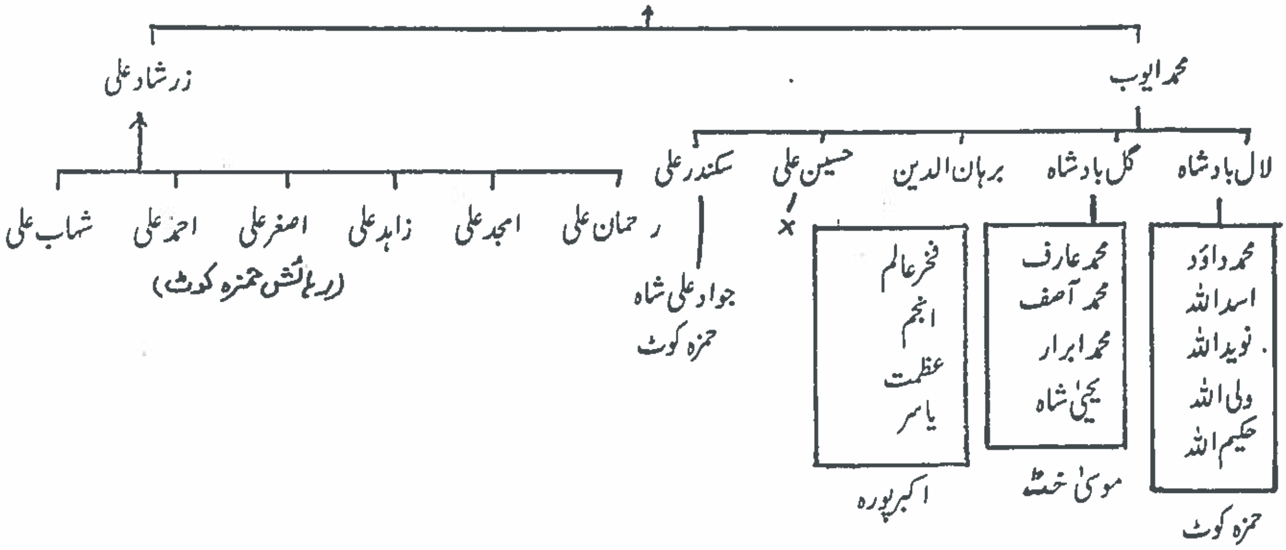

شجرہ فضل ربی صاحب بن سید محمد شاہ (لالہ جان) حمزہ کوٹ

- روح الامین
  - محمد ارشد
  - ضیاء اللہ
- نور الامین
- فضل امین
  - ابن امین

شجرہ نور البصر صاحب بن سید محمد شاہ (لالہ جان) حمزہ کوٹ

- ممتاز علی ×
- جوہر علی
  - فلک ناز
- جمشید علی ×
- شوکت علی
  - اشرف علی
  - شاہد علی
  - محمد علی
  - عمران علی
- ظفر علی ×

شجرہ سید احمد شاہ صاحب بن نور کمال صاحب حمزہ کوٹ

آپ کے فرزند سید فضل الرحمٰن صاحب تھے۔ جن کی اولاد مندرجہ ذیل ہے۔

- فرخ سیر
  - مبارک حسین
    - سجاد حسین
    - طارق حسین
    - منظور حسین
    - توفیق حسین
    - (حمزہ کوٹ)
- درویش علی
  - مراد علی
    - فرزند علی
    - قاسم علی
    - (حمزہ کوٹ)
- عبدالمصطفےٰ
  - سرتاج علی
    - گل علی شاہ
    - مبارک علی شاہ
    - شیر شاہ
    - ہاشم علی شاہ
    - (گجرات)
- خورشید علی
  - چراغ علی (حمزہ کوٹ)
    - فیاض علی
    - محمد زبیر
    - محمد اویس
- گجرات = زین العابدین
  - لیاقت علی
  - حیدر علی
  - اجمل حسین
  - ضیاد حسین
  - زاہد حسین
  - اظہر حسین

شجرہ نور جمال صاحب بن نور کمال صاحب (عربی بانڈہ)

- امیرزادہ ×
- میر آفتاب
  - افطلا نوش
  - لال بادشاہ
- سید بادشاہ
  - گل شید
    - فضل قادر
    - محمد خورشید
    - محمد جمشید
  - شمشاد علی
    - ارشاد علی
  - حسن بادشاہ
    - شاہ بادشاہ
    - شاہ فیصل
  - زمرد شاد علی
    - کشور علی

شجرہ قطب عالم صاحب بن سید نظام الدین "جی صاحب" گجرات

- عبدالعزیز صاحب
  - فضل محمود صاحب

شجرہ نور عالم صاحب بن سید نظام الدین "جی صاحب" گجرات

- عبدالمجید
  - سید محمد قریش
    - کشور علی
      - لقمان علی شاہ
        - اصغر علی شاہ
        - عنایت علی شاہ
        - سیف علی شاہ
        - اعظم علی شاہ
        - معظم سلیمان
      - ولایت علی شاہ
        - بابر علی شاہ
      - اشتیاق علی شاہ
      - ارشد حسین
  - سید محمد منفرق
    - روشن علی
      - شیر افگن
        - عاطف علی شاہ
      - ظاہر علی شاہ
        - عمیر علی شاہ
        - تیمور شاہ
      - مشتاق علی شاہ
    - ذوالفقار علی شاہ
      - طاہر علی شاہ
      - ایاز علی شاہ
      - عامر علی شاہ
      - وقار علی شاہ
- عبدالواحد
  - عبدالغفور
    - گوہر علی شاہ
      - افتخار علی شاہ
      - امتیاز علی شاہ
      - اختر علی شاہ
      - اسد علی شاہ
      - اشفاق علی شاہ
      - آصف علی شاہ
  - شمشیر علی
    - نثار محمد
      - رئیس علی شاہ
      - سید علی شاہ
      - صابر علی شاہ
      - ساجد علی شاہ
    - فدا محمد
      - انیس علی شاہ
      - رضا علی شاہ
      - فیض علی شاہ
  - شمشاد علی

شجرہ محمد یونس صاحب بن نظام الدین عرف
"جی صاحب" طورو عربی بانڈہ

- سید نقیب اللہ
  - سید محمد ضرور
    - سید حضرت علی
      - سید مرشد علی
  - سید شمس الہدیٰ
    - شمس الزمان
      - واجد علی شاہ
        - عزیز علی
        - عامر علی
      - اختر علی شاہ
      - ارشد علی شاہ
    - عبدالقدوس ✗
    - قمر الزمان (پیر) ✗
  - خیر الوریٰ
    - جوہر علی ✗
- نظیف اللہ
  - عبدالکریم ✗
  - خواجہ محمد
    - فضل معبود ✗
    - حافظ علی جان
      - سردار حسین
      - محمد حسین
      - حسین احمد
- وسیع اللہ
  - زرنوش ✗
  - زرفروش ✗

شجرہ محمد یوسف صاحب بن سید نظام الدین عرف "جی صاحب" طورو

- سید عبداللطیف صاحب
  - سید محمد صدیق
    - سیف الرحمان
      - فرحت علی
        - اخلاق احمد
      - لیاقت علی ✗
    - حاجی ہدایت الرحمٰن
      - اقبال حسین
        - احمد حسین
      - فدا حسین
        - سعید حسین
        - صادق حسین
        - صابر حسین
    - عطاء الرحمٰن
      - امان الرحمٰن
      - محبوب الرحمٰن
      - حمید الرحمٰن
      - معاذ الرحمٰن
      - محمد عیسیٰ
  - سید محمد یعقوب
    - عزیز الرحمٰن
      - ضیاء الرحمٰن
        - امین الرحمان
      - انوار الرحمان
      - عبدالرحمان
      - مطیع الرحمان
      - عبید الرحمان
    - عتیق الرحمٰن
      - محب الرحمٰن
      - حفیظ الرحمٰن
  - سید عبدالمنان
    - محمد اقبال
      - محمد اشفاق
      - محمد ذکریا
      - سیف الاسلام
    - محمد عثمان
      - محمد موسیٰ
      - محمد سلیمان
    - فضل غفور
      - مشیر علی
      - ناصر علی
      - عامر علی
      - قاسم علی
    - مقبول احمد ✗

شجرہ سید معظم الدین صاحب بن حافظ سید شمس الدین صاحب طورو

- سید شجاع الدین
  - سید فضل دین
    - سید حمید الدین
      - سید حضرت جی
    - سید شاہ جی محمد
      - تاج محمد
  - سید غلام محی الدین
    - سید فرید میاں
      - سید محمد شریف
        - دوست محمد جان
      - محمد حنیف
        - رحمت اللہ جان
          - عبداللہ جان
      - محمود جان
        - فقیر محمد جان
          - نذیر محمد جان
          - سفیر محمد جان
          - سلیم محمد جان
          - سریر محمد جان
          - انور نعیم
    - عبدالرشید میاں
      - احمد جان ×
      - نصر اللہ جان ×
      - میر احمد جان
        - وصال محمد جان
        - نثار محمد جان
        - مہر محمد جان
        - اکرام اللہ جان
        - بشیر محمد جان
      - محمد امیر جان
        - امان اللہ جان
        - احسان اللہ جان
        - رضوان اللہ جان
        - ذاکر اللہ جان
- سید صلاب الدین صاحب

شجرہ سید سعد الدین صاحب بن سید حافظ شمس الدین صاحب

(جائے سکونت نامعلوم ہے)

- سید محمد جی
  - سید صاحب جی
    - سید حضرت جی
      - سید محمد جی
        - سید احمد جی
        - سید شیر بادشاہ

شجرۂ سید حافظ رحم الدین صاحب بن سید یوسف صاحب بن سید عثمان میاں صاحب

چند خاندان گوجرگڑھی اور ڈھیری حمید گل میاں (ترنگزئی) آباد ہے۔

باقی اولاد کا پتہ معلوم نہ ہوسکا

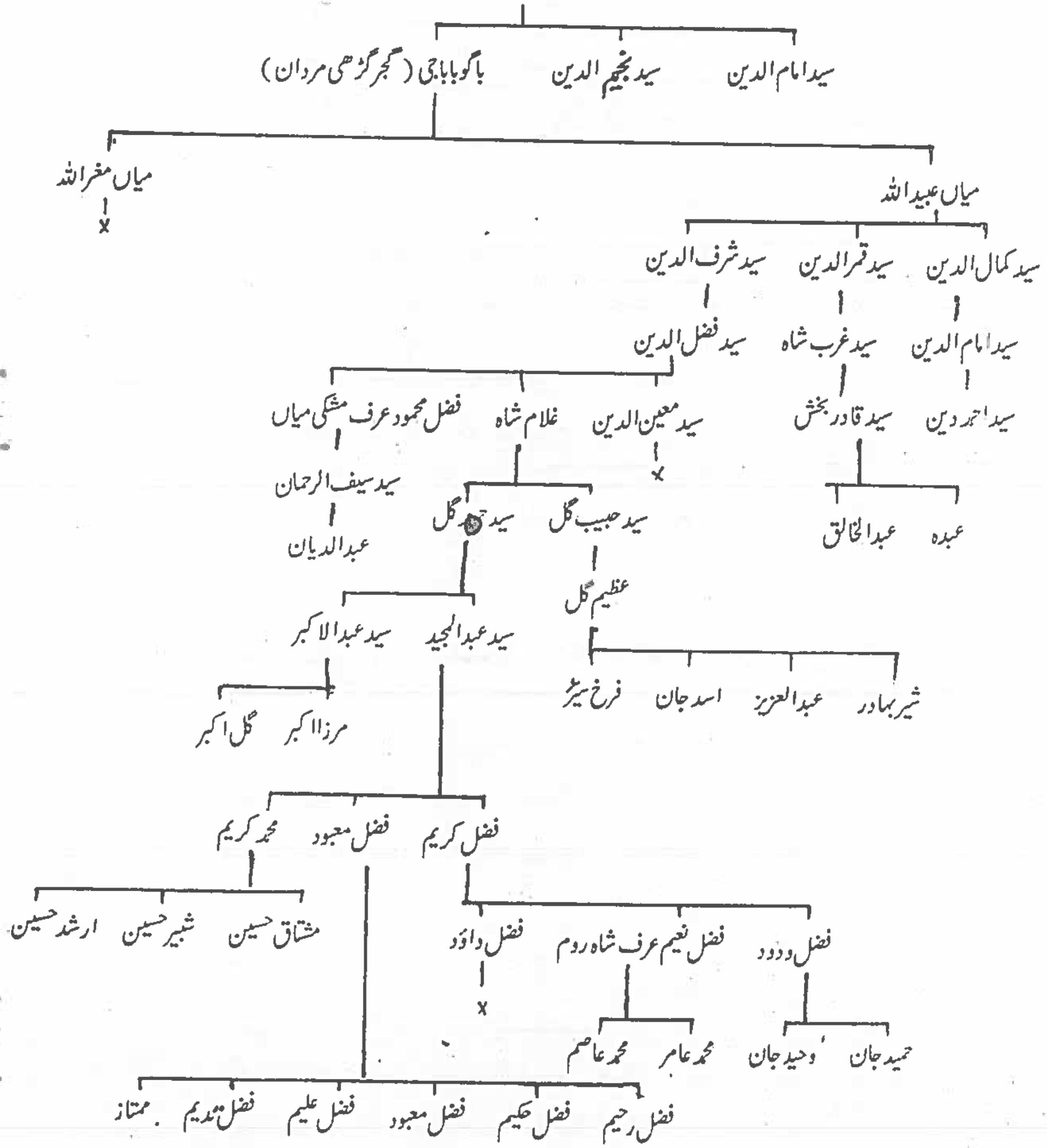

شجرہ سید علی میاں صاحب بن میاں عثمان بن اخوند پنجوؒ

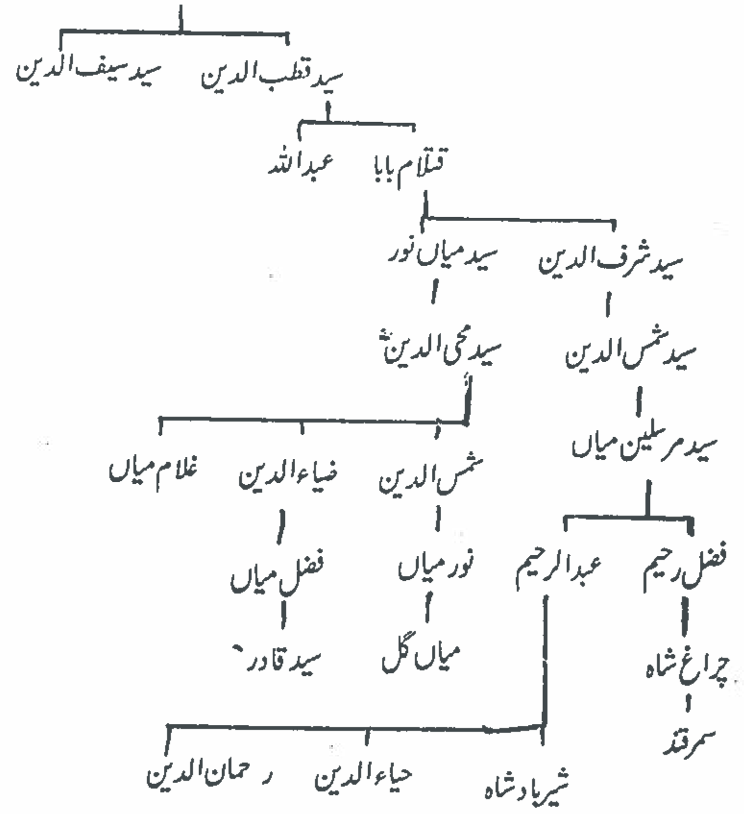

☆ سید ابوبکر میاں صاحب بن میاں عثمان صاحب کا فرزند علی محمد صاحب تھا۔ دیگر اولاد اور جائے سکونت کے متعلق مزید معلومات حاصل نہ ہو سکیں۔

اخوند پنجو صاحبؒ کے فرزند میاں سید لقمان کی اولاد

آپ کے دو فرزند میاں بایزید اور میاں عبداللطیف تھے۔ زیادہ تر اولاد علاقہ سوات میں آباد ہے جن کے متعلق مزید معلومات فراہم نہ ہو سکیں۔

اخوند پنجو صاحبؒ کے فرزند میاں بہاؤالدین کی اولاد

ان کی اولاد علاقے میں پھیلی ہوئی ہے

موضع دوبیان اور اکبرپورہ میں آباد خاندان کی تفصیل اگلے صفحات پر درج ہے

سید بہاؤالدین بن اخوند پنجو صاحبؒ

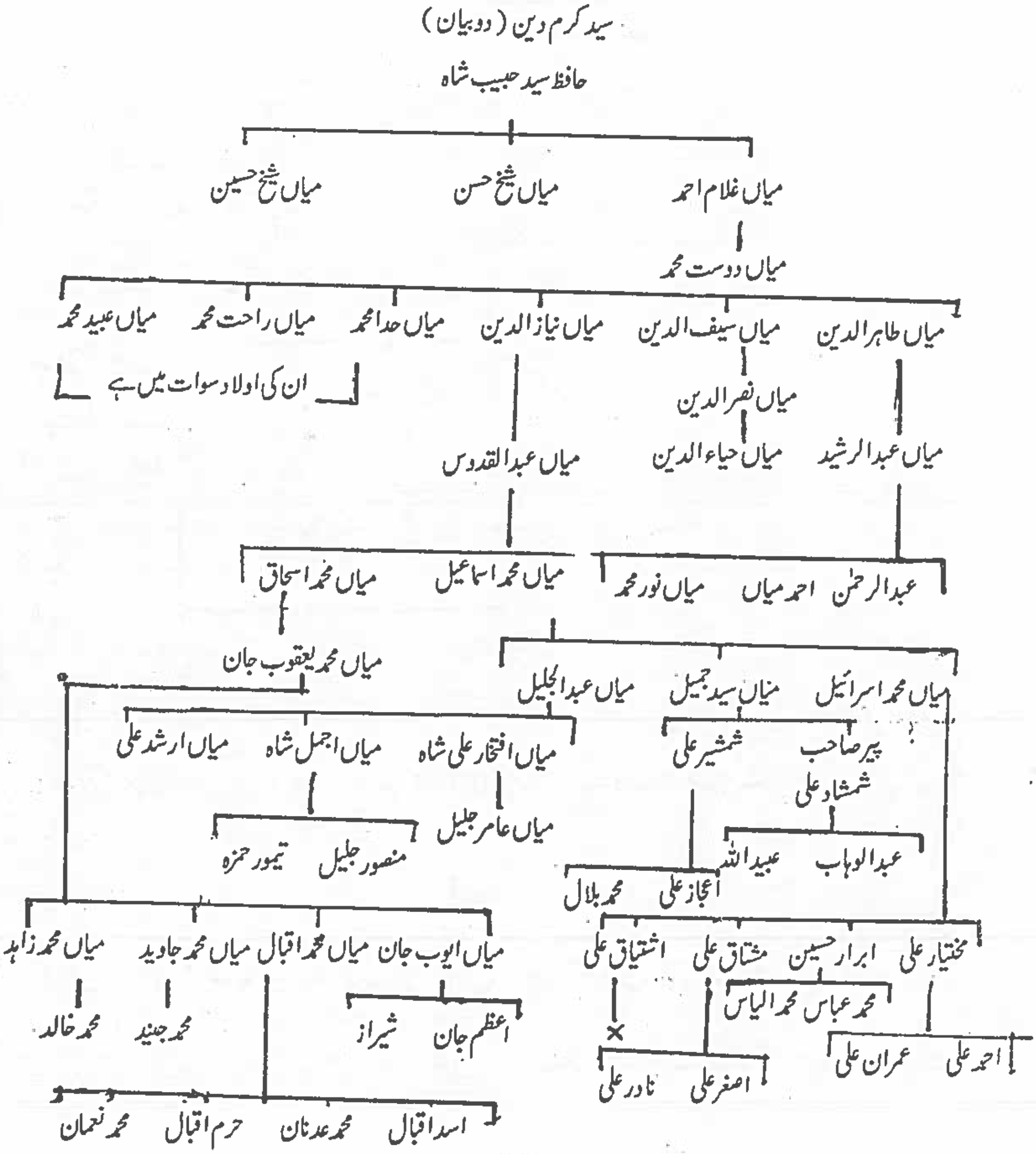

شجرہ میاں سید سلیمان صاحب بن سید عبدالوہاب اخوند پنجو صاحب اکبر پورہ

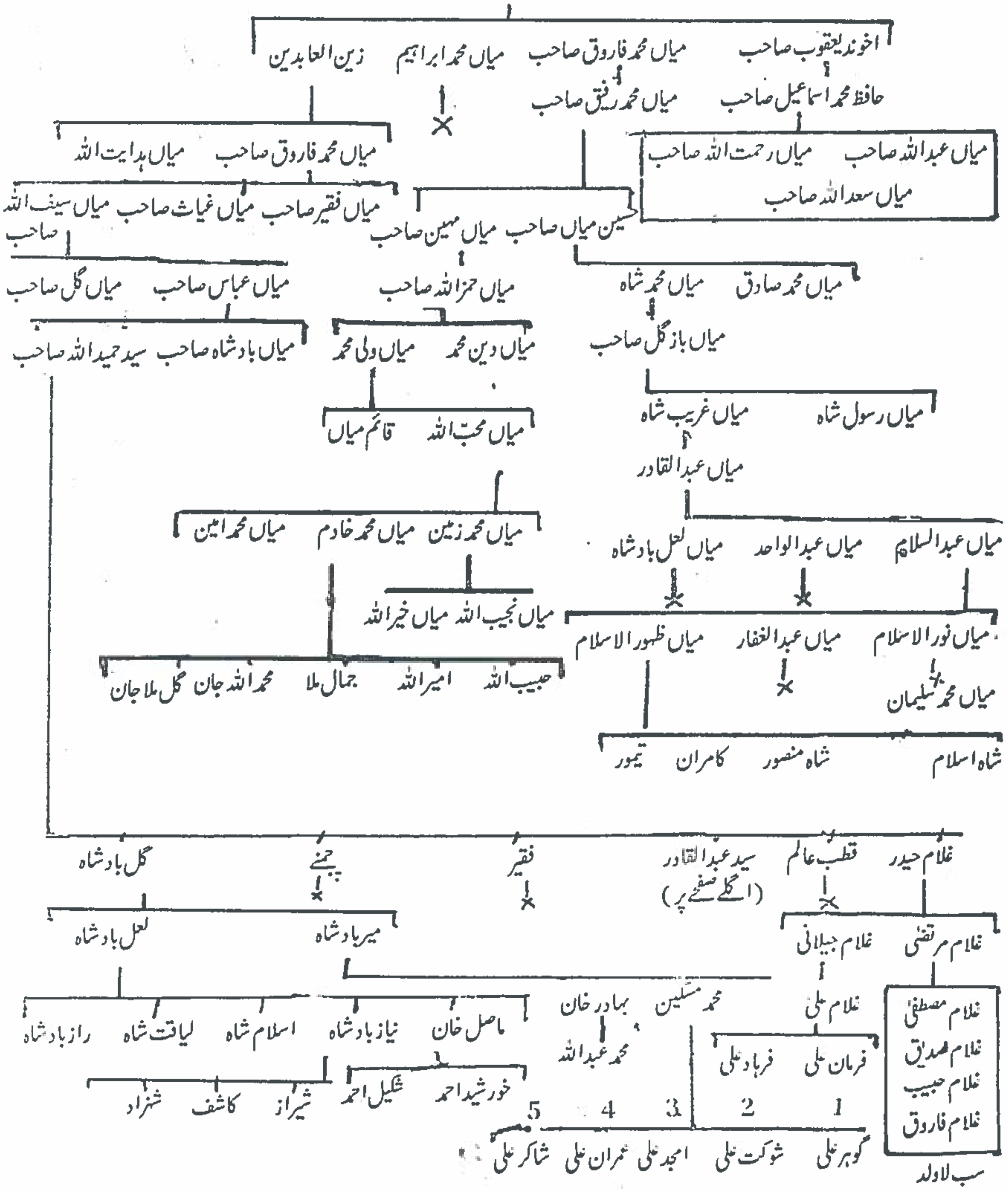

شجرہ سید عبدالقادر بن سید حمید اللہ صاحب اکبرپورہ

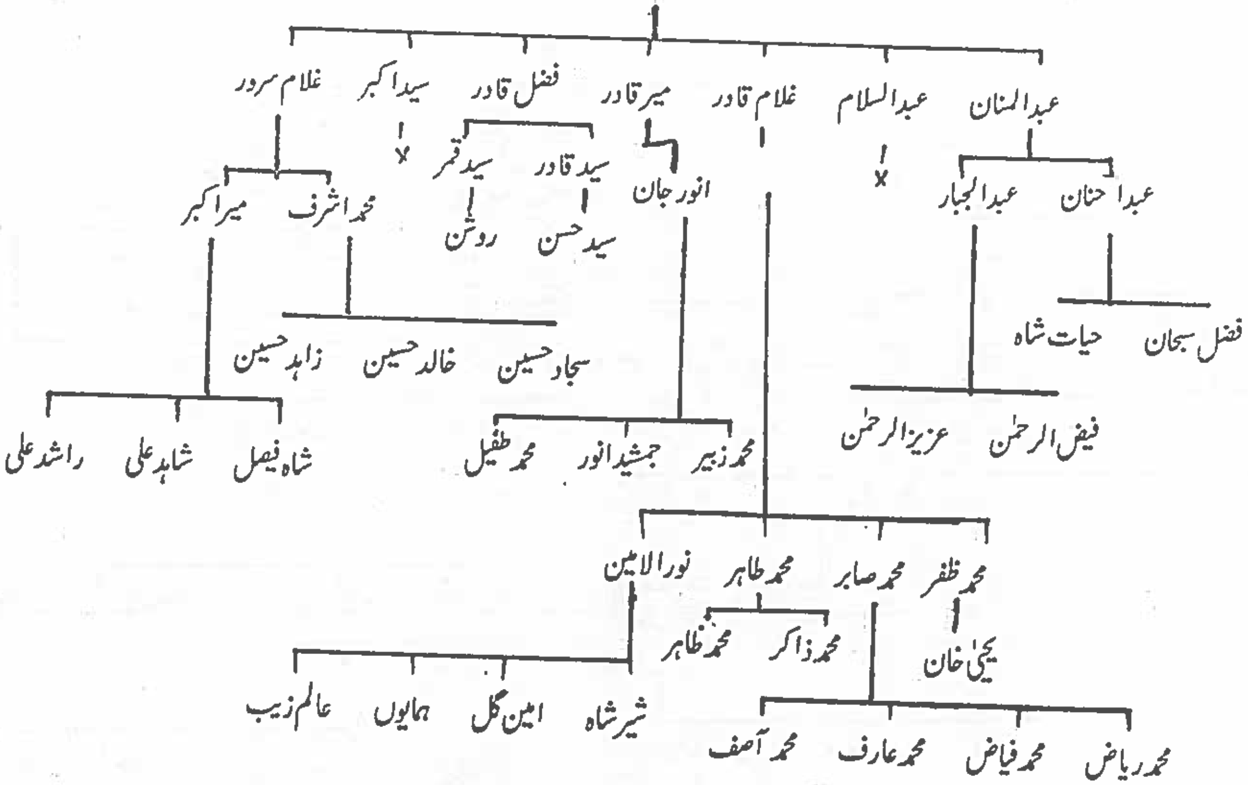

شجرہ سید اخون خیل موضع دوبیان (مردان)

سید بہاؤالدین بن سید عبدالوہاب المعروف اخون پنجو بابا

حافظ سید حبیب شاہ (اکبرپورہ)

سید کرم الدین
- سید طلب الدین
  - سید ظہیر الدین
    - سید اسرار الدین
    - سید عبدالرحمٰن
    - سید رحمت شاہ
    - سید قدرت شاہ
  - سید قمر الدین
    - سید محمد جی
    - سید احمد جی

سید اسرا الدین
- سید منہاج الدین
  - عماد الدین
  - غیاث الدین
  - جامع الدین
  - محمد عمر
  - حضرت عمر
- سید شاح الدین
  - سید گل بادشاہ
    - سید بادشاہ
    - محمد اقبال شاہ
    - ظفر اقبال شاہ
    - جاوید اقبال شاہ
    - شاہ دوم
- سید عبدالمنان
  - سید عمر
  - میاں عمر
  - ہاشم
  - سلطان
  - ولی محمد
  - حبیب

سید عبدالرحمٰن
- سید عبدالودود
  - سید عبدالقدوس
    - سید فضل قدوس
    - سید فضل ودود
    - سید فضل سبحان
      - سید احمد شاہ
      - سید قاسم شاہ
  - سید فیصل معبود (لاولد)
  - سید عبدالمجود
    - سید مختار احمد
    - سید عبدالمشہود
    - سید محمد قاسم
    - سید عبدالحفیظ
    - سید محمد مکی
  - سید مقصود الرحمان
    - سید عطاالرحمٰن
    - سید ضیاء الرحمٰن
    - سید احسان الرحمٰن
    - سید مجیب الرحمٰن
      - سید عطاء اللہ شاہ
      - سید انعام اللہ شاہ
  - سید عبدالسلام
    - سید محمد ریاض
    - سید محمد عاقل
    - سید محمد صابر
    - سید محمد صادق
- سید عبدالجمیل
  - سید نور الٰہی
    - سید منظور الٰہی
  - سید کرم الٰہی
    - سید محمد الیاس
    - سید محمد اسحاق
  - سید فیض الٰہی
    - سید علی حسن

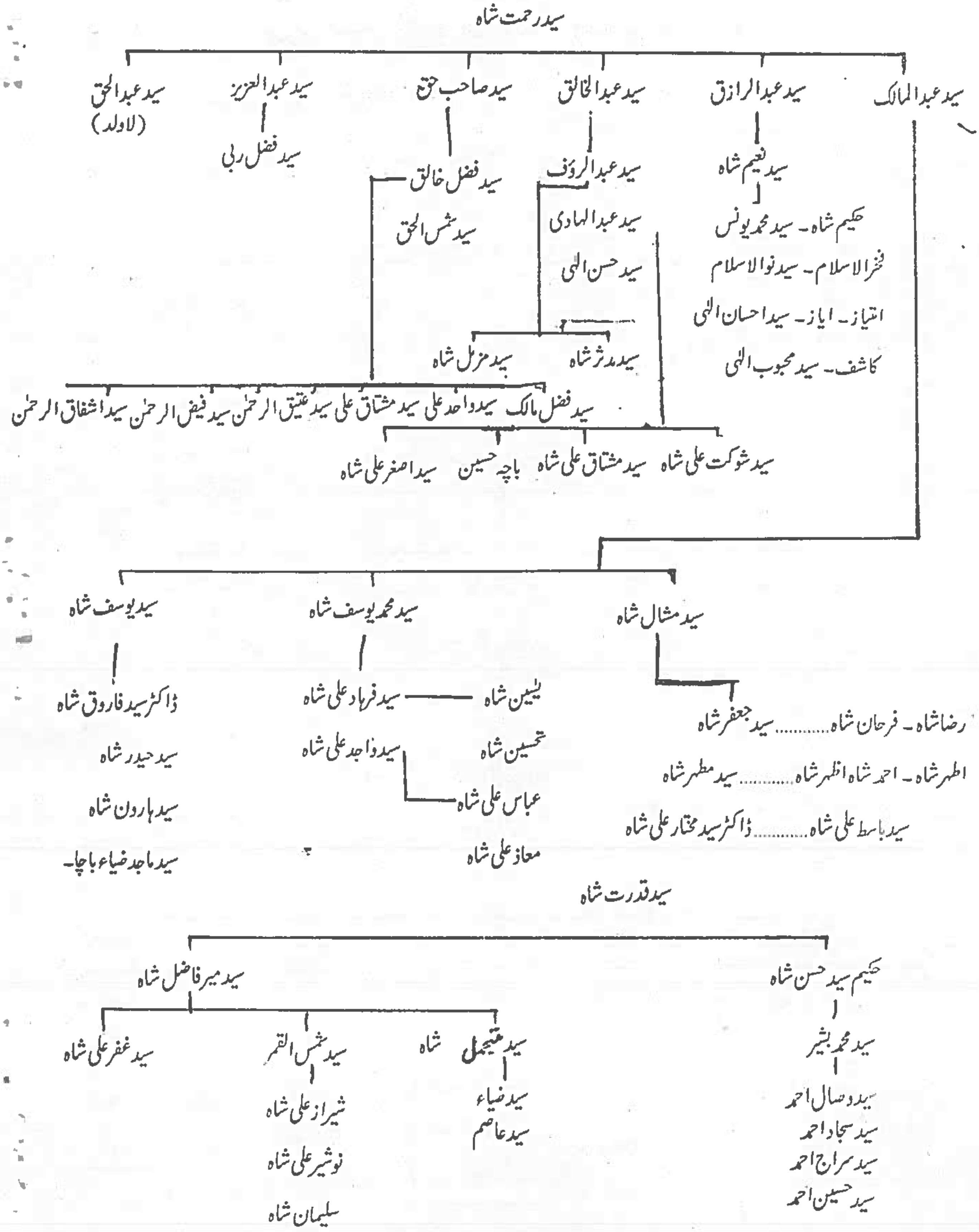
سید رحمت شاہ
سید عبدالمالک
سید عبدالرازق
سید عبدالخالق
سید صاحب حق
سید عبدالعزیز
سید عبدالحق
(لاولد)
سید فضل ربی
سید نعیم شاہ
حکیم شاہ۔ سید محمد یونس
فخرالاسلام۔ سید نوالاسلام
امتیاز۔ ایاز۔ سید احسان الہی
کاشف۔ سید محبوب الہی
سید عبدالروف
سید عبدالہادی
سید حسن الہی
سید فضل خالق
سید شمس الحق
سید مدثر شاہ
سید مزمل شاہ
سید فضل مالک
سید واحد علی
سید مشتاق علی
سید عتیق الرحمن
سید فیض الرحمن
سید اشفاق الرحمن
سید شوکت علی شاہ
سید مشتاق علی شاہ
باچہ حسین
سید اصغر علی شاہ
سید مثال شاہ
سید محمد یوسف شاہ
سید یوسف شاہ
سید جعفر شاہ..........فرحان شاہ۔ رضا شاہ
سید مطہر شاہ..........اظہر شاہ احمد شاہ۔ اطہر شاہ
ڈاکٹر سید مختار علی شاہ..........سید باسط علی شاہ
سید فرہاد علی شاہ
یٰسین شاہ
تحسین شاہ
سید واجد علی شاہ
عباس علی شاہ
معاذ علی شاہ
ڈاکٹر سید فاروق شاہ
سید حیدر شاہ
سید ہارون شاہ
سید ماجد ضیاء باچا۔
سید قدرت شاہ
حکیم سید حسن شاہ
سید محمد بشیر
سید وصال احمد
سید سجاد احمد
سید سراج احمد
سید حسین احمد
سید میر فاضل شاہ
سید متجمل شاہ
سید ضیاء
سید عاصم
سید شمس القمر
شیراز علی شاہ
نوشیر علی شاہ
سلیمان شاہ
سید غفر علی شاہ

سید قمر الدین

- سید محمد جی
  - سید مفرح شاہ
  - سید فضل حق
  - سید زلفت شاہ
- سید احمد جی
  - سید حضرت شاہ
  - سید اسبیل شاہ
  - سید کرامت شاہ
  - سید رحیم شاہ
  - سید گلبر شاہ

سید محمد جی

- سید مفرح شاہ
  - سید لعل بادشاہ
    - انجینئر سید ابراہیم شاہ
      - انجینئر سید اسماعیل شاہ
      - انجینئر سید جمال شاہ
      - سید قاسم شاہ
  - سید محمد فواد
    - سید محمد عارف
    - سید فہیم شاہ
    - سید اسداللہ شاہ
    - سید شاہ فیصل
  - سید سلطان مراد
    - سید طاہر مراد
    - سید طارق مراد
    - سید صالح مراد
  - سید محمد ارشاد
    - سید ندیم شاہ
    - سید سلیم شاہ
    - سید وسیم شاہ
- سید فضل حق
  - سید قمر
    - لیفٹیننٹ سید حبیب الرحمن (شہید)
  - سید نورالحق
    - سید عبدالرشید
    - سعید شاہ
    - صالح شاہ
    - سید عبدالاکبر
    - سید اصغر علی شاہ
    - سید لطیف الرحمن۔ سید عادل شاہ۔ سید طفیل۔ سید اعزاز
- سید زلفت شاہ
  - سید شماس شاہ
    - سید عبدالجلیل
      - سید محمد مجنون۔ سید نظار علی۔ سید آفتاب علی۔ سید ماجد علی
    - سید محمد عاقل
    - سید محمد افسر

- سید احمد جی
  - سید حضرت شاہ
    - سید محمد شاہ
      - سید عزیز الرحمن
      - سید فضل الرحمن
      - سید نور رحمن
        - سید امجد علی شاہ
        - سید ظہور شاہ
        - سید جمہور شاہ
    - سید قائم شاہ
      - سید سعید احمد
      - سید مختار احمد
    - سید محمد نوشاد
      - سید ارشاد احمد
      - سید مراد احمد
    - سید فریدون
      - سید فضل ربان
        - سید فضل وہاب
        - سید ناصر علی
        - سید آصف علی
    - سید محمد شمشاد
      - یوسف علی شاہ
      - سید افتخار علی شاہ
      - سید صغر علی شاہ
      - سید اشرف علی شاہ
      - سید زاہد علی شاہ
    - سید اورنگ زیب
      - شوکت سعید
    - سید شاہ جہان
      - سید سہیل شاہ
    - سید انور زیب
  - سید اسمٰعیل شاہ (لاولد)
  - سید کرامت شاہ
    - سید قماش
      - سید اختر علی شاہ
      - سید لیاقت علی شاہ
      - سید ریاست علی شاہ
  - سید رحیم شاہ
    - سید سمرقند
      - سید بادشاہ
      - سعید زادہ
      - امیرزادہ
      - سید ایوب شاہ
      - سید ادریس
  - سید گلبر شاہ
    - روح الامین
    - محمد امین
    - شفیع الامین
    - شوکت علی
    - سید کریم شاہ